http://www. Khatme-nubuwwat.org/

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۷ | ۱۸ تا ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ مطابق ۸ تا ۱۴ جنوری ۱۹۹۹ء | شمارہ نمبر ۳۳

قادیانی دعووں کا انجام

مرزا قادیانی کو کیسے نبی بنایا گیا؟

حضرت علی کرم اللہ وجہہ

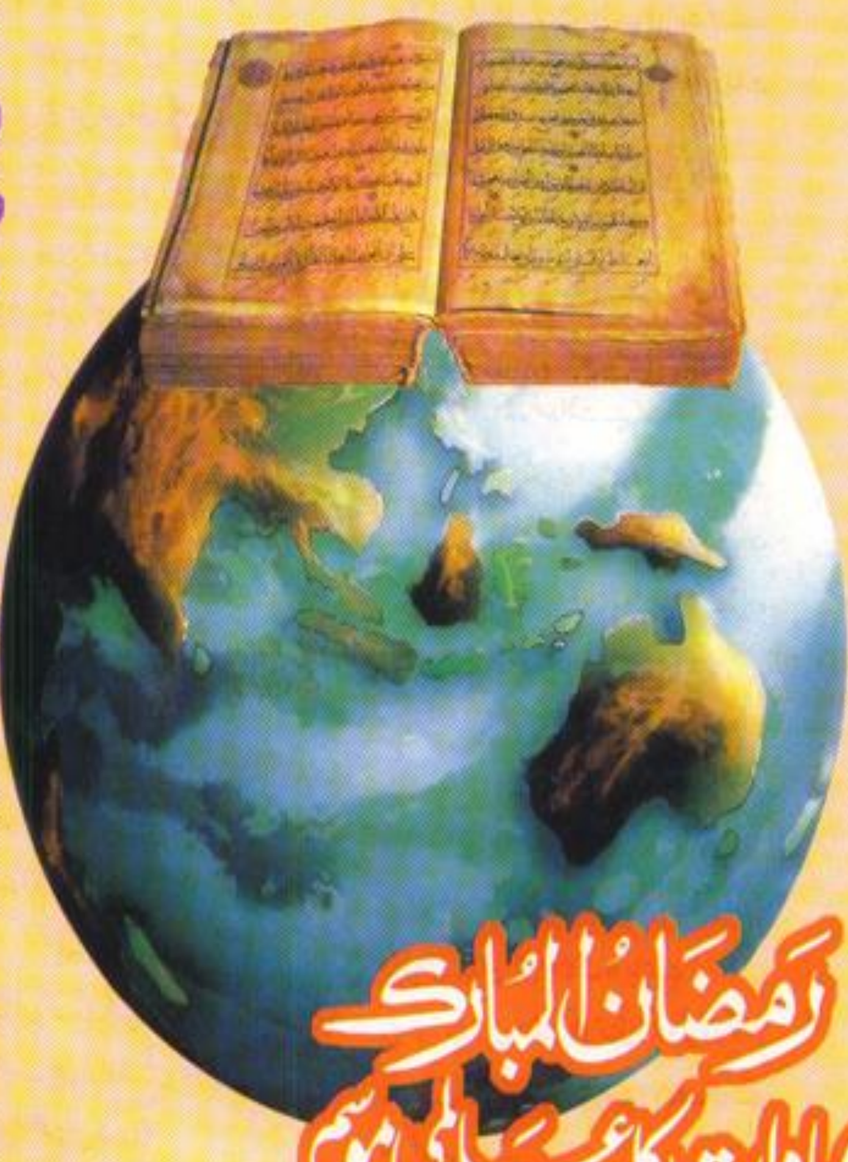

رمضان المبارک عبادات کا عالمی موسم

انگریز کا خود کاشتہ پودا علمائے اسلام کی قربانیاں

حکومت قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کا بروقت سدباب کرے!

قیمت: ۵ روپے

اگر "ایام" میں کوئی روزہ کا پوچھے تو کس طرح ٹالیں:

س..... خاص ایام میں جب میری بہنیں اور میں روزہ نہیں رکھتے تو والد' بھائی یا کوئی اور پوچھتا ہے تو ہم کہہ دیتے ہیں کہ روزہ ہے' ہم باقاعدہ سب کے ساتھ سحری کرتے ہیں' دن میں اگر کچھ کھانا پینا ہو' تو چھپ کر کھاتے ہیں یا کبھی نہیں بھی کھاتے۔ تو کیا ہمیں اس طرح کرنے سے جھوٹ بولنے کا گناہ ملے گا؟ جبکہ ہم ایسا صرف شرم وحیا کی وجہ سے کرتے ہیں؟

ج..... ایسی باتوں میں شرم وحیا تو اچھی بات ہے مگر جائے یہ کہنے کے کہ ہمارا روزہ ہے کوئی ایسا فقرہ کہا جائے جو جھوٹ نہ ہو مثلاً یہ کہہ دیا جائے کہ ہم نے بھی تو سب کے ساتھ سحری کی تھی۔

سحری کھانا مستحب ہے اگر نہ کھائی تب بھی روزہ ہو جائے گا:

س..... سوال یہ ہے کہ کیا روزے رکھنے کے لئے سحری کھانا ضروری ہے اگر کوئی سحری نہ کھائے تو کیا اس کا روزہ نہیں ہوگا' روزہ کی نیت بھی بتلادیجئے جس کو پڑھ کر روزہ رکھتے ہیں؟

ج..... روزہ کے لئے سحری کھانا مستحب اور باعث برکت ہے اور اس سے روزہ میں قوت رہتی ہے' اور سحری کھا کر یہ دعا پڑھنی چاہئے "وبصوم غد نویت من شہر رمضان" لیکن اگر کسی کو یہ دعا یاد نہ ہو تب بھی روزے کی دل سے نیت کر لینا کافی ہے۔

اگر آپ نے صبح صادق سے لے کر غروب تک کچھ نہیں کھایا پیا اور گیارہ بجے (یعنی شرعی نصف النہار) سے پہلے روزہ کی نیت کر لی تو آپ کا روزہ صحیح ہے قضا کی ضرورت نہیں۔

سحری میں دیر اور افطاری میں جلدی کرنی چاہئے:

س..... ہمارے ہاں بعض لوگ سحری میں بہت جلدی کرتے ہیں اور افطاری کے وقت دیر سے افطار کرتے ہیں کیا ان کا یہ عمل صحیح ہے؟

ج..... سورج غروب ہونے کے بعد روزہ افطار کرنے میں تاخیر نہیں کرنی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "میری امت خیر پر رہے گی' جب تک سحری کھانے میں تاخیر اور (سورج غروب ہونے کے بعد) روزہ افطار کرنے میں جلدی کرتے رہیں گے۔" (مسند احمد ص ۱۷۲ ج ۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے جب تک کہ روزہ افطار کرنے میں جلدی کریں گے۔" (صحیح بخاری' مسلم' مشکوۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ مجھے اپنے بندوں میں سے وہ لوگ زیادہ محبوب ہیں جو افطار میں جلدی کرتے ہیں۔" (ترمذی' مشکوۃ ص ۱۷۵)

ایک اور حدیث میں ہے کہ "دین ہمیشہ غالب رہے گا جب تک کہ لوگ افطار میں جلدی کریں گے' کیونکہ یہود و نصاریٰ تاخیر کرتے ہیں۔" (ابوداؤد' ابن ماجہ' مشکوۃ ص ۱۷۵)

مگر یہ ضروری ہے کہ سورج کے غروب ہو جانے کا یقین ہو جائے تب روزہ کھولنا چاہئے۔

اذان کے وقت سحری کھانا پینا:

س..... اگر کوئی آدمی صبح کی اذان کے وقت بیدار ہو تو وہ روزہ کس طرح رکھے؟

ج..... اگر اذان صبح صادق کے بعد ہوئی ہو (جیسا کہ عموماً صبح صادق کے بعد ہی ہوا کرتی ہے) تو اس شخص کو کھانا پینا نہیں چاہئے ورنہ اس کا روزہ نہیں ہوگا' بغیر کچھ کھائے پئے روزے کی نیت کرے۔ ہاں اگر اذان وقت سے پہلے ہوئی ہو تو دوسری بات

کس عمر کے لوگوں کو اعتکاف کرنا چاہئے:

س..... عام تاثر یہ ہے کہ اعتکاف میں صرف بوڑھے اور عمر رسیدہ افراد کو ہی بیٹھنا چاہئے' اس خیال میں کہاں تک صداقت ہے؟

ج..... اعتکاف میں جوان اور بوڑھے سب بیٹھ سکتے ہیں چونکہ بوڑھوں کو عبادت کی زیادہ ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لئے سن رسیدہ لوگ زیادہ اہتمام کرتے ہیں اور کرنا چاہئے۔

اعتکاف میں چادریں لگانا ضروری نہیں:

س..... کیا اعتکاف میں بیٹھنے کے لئے جو چاروں طرف چادریں لگا کر ایک حجرہ بنایا جاتا ہے' ضروری ہے یا اس کے بغیر بھی اعتکاف ہو جاتا ہے؟

ج..... چادریں معتکف کی تنہائی و یکسوئی اور آرام وغیرہ کے لئے لگائی جاتی ہیں ورنہ اعتکاف ان کے بغیر بھی ہو جاتا ہے۔

○

ہفت روزہ ختم نبوۃ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

جلد ۱۷ | ۱۸ تا ۲۴ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ مطابق ۸ تا ۱۴ جنوری ۱۹۹۹ء | شمارہ ۳۳

بیاد:

☆امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری ؒ

☆مفتی احسان احمد شجاع آبادی ؒ

☆مولانا محمد علی جالندھری ؒ ☆مولانا لال حسین اختر ؒ

☆مولانا سید محمد یوسف بنوری ؒ

☆مولانا محمد حیات ؒ ☆مولانا مفتی احمد الرحمن ؒ

☆مولانا محمد شریف جالندھری ؒ

سرپرست: حضرت خواجہ خان محمد مدظلہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

حکومت قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کا بروقت سدباب کرے!	(اداریہ)	4
قادیانی دعووں کا انجام	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی)	6
رمضان المبارک ..... عبادات کا عالمی موسم	(جناب محمد صدیق فضل)	10
انگریز کا خود کاشتہ پودا	(جناب عبدالواحد)	12
مرزا قادیانی کو نبی کیسے بنایا گیا؟	(جناب محمد طاہر رزاق)	15
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کے خلفاء کی فہرست		18
حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ	(مولانا نذیر احمد تونسوی)	20
مرزا قادیانی کے دجل و فریب کا نمونہ	(مولانا عبداللطیف مسعود)	22
روزہ کے فوائد	(جناب سید ریحان زیب)	24
اخبار ختم نبوت		26

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مولانا عبدالرحیم اشعر

مولانا مفتی محمد جمیل خان

مولانا نذیر احمد تونسوی

مولانا سعید احمد جلالپوری

مولانا منظور احمد الحسینی

مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا محمد اشرف کھوکھر

قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا

کمپوزنگ / ٹائٹل و ڈیزائن

زر تعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۵ روپے، سالانہ: ۲۵۰ روپے، ششماہی: ۱۲۵ روپے، سہ ماہی: ۷۰ روپے

چیک / ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت "نیشنل بنک پرانی نمائش، اکاؤنٹ نمبر ۹ - ۳۸۷ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ ملتان فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷

لندن آفس: 35 STOCKWELL GREEN LONDON. SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171- 737-8199.

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری، طابع: سید شاہد حسن، مطبع: القادر پرنٹنگ پریس، مقام اشاعت: جامع مسجد باب رحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حکومت قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کا بروقت سدباب کرے!

قادیانی قیام پاکستان کے سخت ترین مخالف تھے' ایک شخص نے مرزا محمود سے اس بارے میں سوال کیا۔ سوال اور جواب یہ ہے:

"ایک شخص نے پاکستان کے متعلق سوال کیا کہ اس بارہ میں (مرزا محمود قادیانی) کا کیا خیال ہے؟ حضور (مرزا محمود) نے فرمایا:

"میں اصولی طور پر اس کا قائل نہیں' میں سمجھتا ہوں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو ہندوستان میں اس لئے پیدا کیا ہے تاکہ سارا ہندوستان اسلام کے جھنڈے کے نیچے آجائے اور وہ احمدیت کی ترقی کے لئے ایک عظیم انسان بنیاد کا کام دے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا الہام ہے "آریوں کا بادشاہ۔" (تذکرہ ص ۴۸۲)

اگر ہم آریوں کو الگ کر دیں اور مسلمانوں کو الگ تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا یہ الہام کس طرح پورا ہو سکتا ہے؟ پس ضروری ہے کہ ہندوستان کے سب لوگ متحد رہیں۔ اگر ہندوستان الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتا تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) پاکستان کے بادشاہ کہلاتے' آریوں کے بادشاہ نہ کہلاتے' پس بے شک مسلمان زور لگاتے رہیں جس قسم کا پاکستان وہ چاہتے ہیں وہ کبھی نہیں بن سکتا۔" (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۸/ جون ۱۹۴۴ء)

جب قادیانیوں کی مرضی اور منشا کے خلاف پاکستان بن گیا تو پھر مرزا محمود نے یوں پینترا بدلہ:

"میں (مرزا محمود) قبل ازیں بتا چکا ہوں کہ اللہ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا چاہتی ہے لیکن قوموں کی غیر معمولی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑا تو یہ اور بات ہے' بسا اوقات عضو ماؤف کو ڈاکٹر کاٹ دینے کا مشورہ دیتے ہیں' لیکن یہ خوشی سے نہیں ہوتا بلکہ مجبوری اور معذوری کے عالم میں اور صرف اس وقت جب اس کے بغیر چارہ نہ ہو اور اگر پھر یہ معلوم ہو جائے کہ اس ماؤف عضو کی جگہ نیا لگ سکتا ہے تو کون جاہل انسان اس کے لئے کوشش نہیں کرے گا۔ اس طرح ہندوستان کی تقسیم پر اگر ہم رضامند ہوئے ہیں تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائے۔" (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۱۶/ مئی ۱۹۴۷ء)

قادیانی قیام پاکستان کے سخت ترین مخالف تھے کیونکہ اکھنڈ بھارت ان کا الہامی عقیدہ ہے۔ جب پاکستان مسلمانوں کی ہزاروں قربانیوں کے بعد معرض وجود میں آگیا تو انگریز کی انتہائی گھناؤنی سازش سے قادیانیوں کو "ربوہ" میں آباد کیا گیا۔ ۱۹۷۴ء تک ربوہ پاکستان کے اندر قادیانی اسٹیٹ کی حیثیت رکھتا تھا۔ ۱۹۷۴ء میں جب قادیانیوں کو آئینی طور پر کافر قرار دیا گیا تو بھی انہوں نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں' یہاں تک کہ صدر ضیاالحق مرحوم کے دور حکومت میں ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈیننس کے ذریعے قادیانیوں پر پابندی عائد کر دی گئی کہ وہ اپنے عبادت خانے مساجد کی طرز پر تعمیر نہیں کر سکتے' کلمہ طیبہ کا استعمال اور تبلیغ وغیرہ نہیں کر سکتے۔ لیکن قادیانیوں نے اس قانون کو عملاً ایک مذاق بنا کر رکھ دیا اور قادیانی تاحال مذموم سرگرمیوں میں اپنے شب و روز اکارت کر رہے ہیں ملکی حالات خراب کرنے اور امن عامہ کو تہہ وبالا کرنے کے لئے قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کی تازہ ترین صورتحال ملاحظہ فرمائیں:

"جڑانوالہ میں قادیانیوں نے ڈش کے ذریعے اجتماع کر کے دوبارہ قادیانیت کی تبلیغ شروع کر دی ہے۔ تفصیلات کے مطابق جڑانوالہ کے محلہ اسلام پورہ میں سابق جعفر فلور ملز کے مسعود احمد قادیانی ولد ظہور احمد قادیانی ڈش کے ذریعے اپنے گھر میں لوگوں کو ورغلا کر قادیانیت کی تبلیغ کر رہا ہے جس کی وجہ سے بھولے بھالے مسلمان بچوں کو اکٹھا کر کے ان کو بھی قادیانی بنانے کی کوشش کر رہا ہے۔"

"میرپور خاص' مٹھی اور عمر کوٹ کے اضلاع میں قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیاں عروج پر ہیں ہماری اطلاع کے مطابق

ضلع عمر کوٹ کے قصبے ناھی میں قادیانیوں نے اپنا عبادت خانہ مسجد کی طرز پر تعمیر کیا ہوا ہے جس کے اونچے مینار اور محراب بھی ہے' جبکہ جلی حروف میں کلمہ طیبہ بھی لکھا ہوا ہے۔ جبکہ ناھی کے قریب گاؤں شیر پور' گوٹھ رسول بخش' ۱۵ واں واٹر' میں لاؤڈ اسپیکر پر قادیانی اذانیں بھی دیتے ہیں' جبکہ قرآن شریف کا قادیانی نقطہ نظر سے ترجمہ کروا کر مسلمانوں کی مختلف مساجد میں رکھ دیا گیا ہے' تا کہ مسلمان اس کے مطالعے کی وجہ سے قادیانیت سے قریب ہو جائیں۔ قادیانیوں کے ضلعی امیر جاوید قادیانی کے گھر ہفتہ وار اجتماع ہوتا ہے جس میں شرکت کے لئے مسلمانوں کو دعوت دی جاتی ہے' جبکہ قادیانی لڑکیاں مسلمانوں کے گھروں میں جاکر قادیانیت کی تبلیغ کرتی ہیں۔ قادیانیوں کی ارتدادی سرگرمیوں سے مقامی مسلمانوں میں شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔"

اندرون سندھ قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں:

اندرون سندھ قادیانی سرگرم ہو گئے!

"قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین پر مشتمل لٹریچر سرعام تقسیم کر رہے ہیں"

قرآن مجید کا ترجمہ قادیانی پروفیسر سے کروا کر تقسیم کیا جارہا ہے

"نواب شاہ' تھرپارکر اور سندھ کے دیگر علاقوں میں قادیانی قادیانیت کی تبلیغ کے لئے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر کے کھلم کھلا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین پر مشتمل لٹریچر اور ڈش انٹینا مفت تقسیم کر رہے ہیں۔"

قادیانیوں کی شرانگیز سرگرمیوں کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں:

قادیانیوں نے دہشت گردوں کو قادیانیت پر راضی کر لیا

بھارتی خفیہ ایجنسیوں کی سرگرمیوں کی آڑ میں سرکردہ قادیانیوں کے خفیہ رابطے

دہشت گردوں نے بھارت فرار میں بھارتی قونصل خانے کے اہم کردار کی مدد حاصل کی

کراچی (نمائندہ خصوصی) دہشت گردوں کو سندھ کی سرحد پر جمع کرنے میں قادیانیوں نے خفیہ حکمت عملی تیار کر لی بڑے پیمانے پر نقل و حرکت کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ سندھ کی زمینی اور سمندری سرحدوں کے قریب جیسلمیر' بیکانیر' گنگانگر ناگور' موںڈا' گجوانا' نارا پور' جودھپور' پورکھران' بھلوی' اودھ پور اور کچھ ماںڈوی والا کے علاقے میں قادیانیوں نے دہشت گردوں کو پاکستان سے ہندوستان فرار کے لئے بھارتی فوجی کمپنی کی مدد حاصل کی۔ خفیہ ذرائع کے مطابق بھارتی خفیہ ایجنسیوں کی سرگرمیوں میں بھارتی سفارت خانہ بھی اہم کردار ادا کر رہا ہے۔ باوثوق ذرائع کے مطابق بدین' حیدر آباد اور کراچی کے بعض سرکردہ قادیانیوں نے بھارتی قونصل خانے کے ایک اہم کردار کی مدد سے بڑی تعداد میں دہشت گردوں کو بھارت فرار ہونے میں اہم کردار ادا کیا۔ انتہائی اہم ذرائع نے اس بات کا بھی انکشاف کیا ہے کہ سندھ میں دہشت گردی اور تخریب کاری کے لئے بڑی تعداد میں قادیانیوں نے دہشت گردوں کو قادیانی مذہب کی طرف راغب کر لیا۔ (روزنامہ عصر کراچی ۲۷/دسمبر ۱۹۹۸ء)

قادیانی ملک بھر میں دہشت گردی اور اسلام دشمن منصوبوں پر شب و روز عمل پیرا ہیں' جن میں دہشت گردی' قتل و غارتگری' انتشار' بدامنی اور علماء کرام کے قتل کے بڑے بڑے منصوبے شامل ہیں لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نفاذ اسلام کا دعویٰ کرنے والی حکومت نے نامعلوم کن وجوہات کی بنا پر قادیانیوں کو کھلی چھٹی کیوں دے رکھی ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے بھرپور مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی مذموم سرگرمیوں کے بروقت سدباب کے لئے ٹھوس اقدامات کر کے آئینی اور قانونی تقاضوں کو پورا کرے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

قادیانی دعوؤں کا انجام

مرزا محمود احمد صاحب سابق خلیفہ ربوہ نے ۲۳/جولائی ۱۹۴۸ء کو پارک ہاؤس کوئٹہ میں خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا تھا:

"مجھے ہزارہا غیر احمدی ملے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ احمدی بولتے بہت زیادہ ہیں اور یہ سچ ہے جب کوئی احمدی بولنے لگ جاتا ہے تو پھر وہ چپ ہونے کا نام ہی نہیں لیتا اور اگر موقع ملے تو مخاطب کو اتنا تنگ کرتا ہے کہ اسے اپنی جان چھڑانی مشکل ہو جاتی ہے۔ مگر مصیبت یہ ہے کہ وہ بولتا ہی نہیں اگر بولے تو پھر دوسرے کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے ہماری مثال تو ایسی ہے کہ ہم کہتے ہیں "مردہ بولے کفن پھاڑے۔" (الفضل ۱۳/اگست ۱۹۴۸ء)

مرزا محمود صاحب کی یہ مثال مجھے ان کے صاحبزادہ گرامی قدر جناب مرزا ناصر احمد خلیفہ ربوہ (گدی نشین عالیہ محمودیہ' نوریہ' غلامیہ قادیان شریف) کے ایک خطبے سے یاد آئی' خلیفہ جی نے ۱۷/جنوری ۱۹۷۵ء کے خطبے میں اپنے مریدوں کو نئی ہدایات جاری کرتے ہوئے فرمایا:

"اگلے چودہ سال کا زمانہ میرے نزدیک تربیت پر بہت زور دینے کا زمانہ ہے جس میں ہزاروں ہزار احمدیوں کو تربیت یافتہ ہونا چاہئے اور پھر اس کے بعد جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی دفعہ بتایا ہے غلبہ اسلام کی صدی کا ہم نے استقبال کرنا ہے۔"

"پس انصار اللہ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں اور تربیت کا پروگرام بنائیں....."

"جب غلبہ اسلام کی اس عالمگیر اور ہمہ گیر جدوجہد میں وسعتیں پیدا ہوں اور اس وقت ہزاروں مربیوں کی ضرورت ہو تو ہزاروں لاکھوں مربی موجود ہوں تاکہ دنیا کو سنبھالا جا سکے۔"

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۱/فروری ۱۹۷۵ء)

غلبہ اسلام کا خواب اور اس کی الٹ تعبیر:

خلیفہ جی کے اس "کفن پھاڑ پروگرام" کو پڑھ کر ہمیں ان کے گزشتہ سال کے خطبے یاد آنے لگے جن میں انہوں نے سات سال کے اندر اندر اپنی جماعت کو "غلبہ اسلام" کی تیاریاں مکمل کرنے کا حکم فرمایا تھا۔ اتنے کروڑ روپے جمع کرو' اتنے لاکھ سائیکلیں خرید لو' اتنے ہزار گھوڑے مہیا رکھو' سو میل یومیہ سائیکل چلانے کی مشق کرو' غلیل بازی میں مشاق ہو جاؤ اور مجھ سے ان احکام کی مصلحت نہ پوچھو۔ کیوں؟ کیونکہ:

"ہمیں یقین دلایا گیا ہے کہ اسلام کے غلبہ کا زمانہ آ گیا' ہمیں یہ بتایا گیا ہے کہ وہ تمام بشارتیں جو امت مسلمہ کو یہ کہہ کر دی گئی تھیں کہ ایک جماعت پیدا ہو گی جس کے ذریعہ اسلام ساری دنیا میں غالب آئے گا ان کے پورے ہونے کا وقت آ گیا ہے اسلام کے عالمگیر غلبہ کی خوشیاں ہی ہمارے لئے حقیقی خوشیاں ہیں۔" (خطبہ عید الفطر مندرجہ الفضل ۲۶/فروری ۷۴ء)

خلیفہ صاحب کی ان الہامی بشارتوں کے نشہ سے مخمور ہو کر الفضل نے ۹/مارچ ۱۹۷۴ء کو "مخالفین حق کی روش اور اس کا انجام" کے زیر عنوان ایک تیز و تند اداریہ سپرد قلم فرمایا جس میں اپنے مخالفین کی تباہی کی پیش گوئی کرتے ہوئے لکھا:

"خدا تعالیٰ نے حقیقی اسلام (مرزائیت) کو دنیا میں غالب کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے' وہ ہر صورت غالب آئے گا۔ کون ہے جو خدا کے فیصلہ کو بدل سکے؟ اسلام کے غلبہ کا ایک لازمی نتیجہ یہ بھی ہے کہ جو قومیں اپنی کثرت اور طاقت و قوت کے گھمنڈ میں اسلام اور اس کے حقیقی علمبرداروں کے درپے آزار ہیں اور انہیں کالعدم کرنے کے منصوبے بنا رہی ہیں اگر وہ اپنی اس روش سے باز نہ آئیں تو پھر ان کا اس انجام سے دوچار ہونا یقینی ہے۔"

لیکن ہوا یہ کہ خلیفہ جی کا "غلبہ اسلام

کا وقت آگیا" کا اعلان ابھی فضا میں گونج رہا تھا کہ خود خلیفہ جی کے شہر میں انہی کے مریدوں کے ہاتھوں ۲۹ / مئی کو ایک ایسا حادثہ رونما ہوا جو ۷ / ستمبر کے "مرزائی غیر مسلم اقلیت فیصلے" پر منتج ہوا گویا سات سال میں مرزائیت کے غالب آنے کا جو خواب خلیفہ صاحب نے دیکھا تھا سات مہینے کے اندر اندر اس کی الٹ تعبیر سب کے سامنے آگئی۔ اب خلیفہ جی نے تازہ دم ہو کر غلبہ اسلام کی صدی شروع کرنے کا نیا اعلان فرمایا ہے۔ صدی شروع ہونے میں صرف دو سال باقی ہیں۔ ہمیں خطرہ ہے کہ گزشتہ اعلانات کے مطابق نئی صدی کا آغاز قادیانیت کے لئے پیام اجل ہی ثابت نہ ہو۔

بندوں کی مختلف شانیں :

دراصل اللہ تعالیٰ کا معاملہ اپنے مختلف بندوں سے مختلف ہوا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بعض بندے وہ ہیں جو کسی کشف و الہام سے نہیں بلکہ اپنے ذاتی خیال سے بھی کوئی بات کہہ دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی بات پوری کر دیتا ہے حدیث میں ارشاد ہے :

ترجمہ : "بہت سے پراگندہ مو' جنہیں دروازوں سے دھکے دیئے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ کے یہاں ان کا مرتبہ اتنا بلند ہے کہ اگر وہ قسم کھا کر کہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کرے گا تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم پوری کر دیں گے۔" (صحیح بخاری)

اور بعض بندوں سے معاملہ اس کے برعکس ہوتا ہے۔ وہ جب بھی کسی امر کا اظہار کرتے ہیں قضا و قدر کا فیصلہ اس کے خلاف ہوتا ہے' مسیلمہ کذاب جو "مسیح یمامہ" کے لقب سے مشہور تھا' اس کے بارے میں اس قسم کے بہت سے امور منقول ہیں کہ اس نے جو خوشخبری دی نتیجہ اس کے برعکس ہوا۔

مسیح قادیان سے اللہ تعالیٰ کا معاملہ :

مرزا غلام احمد صاحب کی تاریخ تجدید و دعوت پر قادیانی دوستوں کی دوسروں سے زیادہ نظر ہوگی۔ وہ اگر مرزا صاحب کی تاریخ پر غور کریں گے تو انہیں نظر آئے گا کہ مرزا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے ایک نہ ختم ہونے والے "ابتلا" کے لئے پیدا کیا تھا اور قریباً ایک صدی سے یہی "ابتلائی شان" ان کا اور ان کے متبعین کا طغرۂ امتیاز ہے۔ مرزا صاحب نے جو بات بھی بطور تحدی کے جزم و وثوق کے ساتھ شائع کی اس کا نتیجہ بطور ابتلا' عکس ہی نکلا جس کام کے کرنے یا ہونے کا ارادہ فرمایا قضا و قدر نے اس کی ضد کے سامان پیدا کر دیئے اور جس چیز کو مرزا صاحب نے چاہا اللہ تعالیٰ نے اس کے خلاف فیصلہ فرمایا۔

مرزا صاحب کا دور تجدید :

مرزا صاحب نے اپنی پہلی کتاب براہین احمدیہ (حصہ اول) ۱۸۸۰ء میں شائع کی اور اس میں اپنے مامور من اللہ اور مجدد وقت ہونے کا اعلان فرمایا اور ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا اعلان فرمایا۔ گویا یہ وقفہ مرزا صاحب کا تجدیدی دور کہلاتا ہے اور اس کے بعد سے ۱۹۰۱ء تک "مسیحی دور" کہنا چاہئے اور ۱۹۰۱ء سے ان کا دور نبوت شروع ہوا۔ جو ۲۶ / مئی ۱۹۰۸ء پر ختم ہوا۔

براہین احمدیہ :

۱...... تجدیدی دور میں مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حقانیت قرآن کریم پر تین سو دلائل پیش کرنے کا اعلان فرمایا' لیکن تقدیر کا فیصلہ اس کے برعکس تھا۔ چنانچہ پہلی دلیل ابھی ناتمکمل تھی کہ براہین احمدیہ کی اشاعت خدا نے ملتوی کر دی۔

۲...... براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں لکھنے کا ارادہ تھا مگر تقدیر آڑے آئی اور چار حصوں کے بعد ۲۳ برس تک پانچواں حصہ بھی ملتوی رہا اور پھر پانچ کے ہندسے پر ایک نقطہ لگا کر پچاس کا عدد پورا کرنا پڑا اور یہ حصہ بھی بعد از وفات منصۂ شہود پر آیا۔

مصلح موعود :

مشیت الٰہی کا فیصلہ کس طرح مرزا صاحب کی خواہش کے خلاف ہوتا رہا' اس کی ایک مثال مصلح موعود کی پیشگوئی ہے جس میں ارادۂ خداوندی نے باربار مرزا صاحب کے ارادوں کو شکست دی مثلاً :

۱...... ۲۰ / فروری ۱۸۸۶ء کو ایک لڑکے کے تولد کی خوشخبری سنائی' جس کی طویل و عریض صفات بیان فرمائیں بعد میں یہ "مصلح موعود" کی پیشن گوئی کے نام سے مشہور ہوئی۔ بہت سے لوگوں نے "پسر موعود" ہونے کا دعویٰ کیا مگر نہ یہ صفات آج تک کسی میں پائی گئیں نہ بالاتفاق اسے موعود تسلیم کیا گیا اور نہ مرزا صاحب خود ہی اس بارے میں کوئی واضح فیصلہ اپنی زندگی میں کر سکے بلکہ ساری عمر شک و تذبذب میں مبتلا رہے۔

۲...... ۲۲ / مارچ ۱۸۸۶ء کو اس کے لئے نو سال کی مدت تجویز فرمائی مگر نو سال کے اندر ایسا کوئی لڑکا پیدا نہیں ہوا۔

۳۔۔۔۔۔ ۸/اپریل ۱۸۸۶ء کو فرمایا کہ "ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔" مگر مدت حمل میں بھی لڑکا نہ ہوا۔

۴۔۔۔۔۔ ۷/اگست ۱۸۸۷ء کو ایک لڑکے کی ولادت ہوئی تو فوراً "خوشخبری" کا اشتہار دیا اور اس میں لکھا:

"اے ناظرین! میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے اشتہار ۸/اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر لکھا تھا کہ اگر وہ حمل وجود میں نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا۔ آج وہ۔۔۔۔۔ مولود مسعود پیدا ہو گیا۔"

تقدیر یہاں بھی تدبیر پر غالب آئی اور ۴/نومبر ۱۸۸۸ء کو "وہ لڑکا" داغ مفارقت دے گیا۔

۵۔۔۔۔۔ ۱۲/جنوری ۱۸۸۹ء کو میاں محمود احمد کی ولادت ہوئی تو مرزا صاحب نے پھر اشتہار دیا کہ:

"آج اس عاجز کے گھر ایک لڑکا پیدا ہو گیا ہے جس کا نام بالفعل محض تفاؤل کے طور پر بشیر اور محمود بھی رکھا گیا ہے اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا کہ یہی مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا وہ کوئی اور ہے۔"

اس کے بعد ۱۹ برس مرزا صاحب زندہ رہے "کامل انکشاف کے بعد پھر کوئی اطلاع نہ دی کہ مرزا میاں محمود ہی مصلح موعود ہے تا آنکہ ۲۸/فروری ۱۹۴۴ء کو مرزا صاحب کی وفات کے ۳۶ سال بعد مرزا محمود صاحب نے بالہام الٰہی مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا مگر خود اپنے والد کے "صحابہ" سے وہ اپنا یہ دعویٰ تسلیم نہ کرا سکے بلکہ لاہوری جماعت نے ان پر ایسے سنگین اور گھناؤنے الزامات لگائے (اور اب تک لگائے جا رہے ہیں) جن کی موجودگی میں مصلح موعود تو کجا انہیں عام انسانوں کا درجہ دینا بھی وہ تسلیم نہیں کرتے۔

۶۔۔۔۔۔ جنوری ۱۸۹۷ء میں مرزا صاحب نے تحریر فرمایا کہ یہ مصلح موعود آسمانی منکوحہ سے پیدا ہو گا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ روحانی خزائن ص ۳۳۷ ج ۱۱) مگر تقدیر یہاں بھی مانع ہوئی چنانچہ آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں نہ آنے دی' اس سے اولاد کیسے ہوتی؟

۷۔۔۔۔۔ ۱۴/جون ۱۸۹۷ء کو صاحبزادہ مبارک احمد کی ولادت ہوئی تو مرزا صاحب نے "تریاق القلوب" میں اس کو "مصلح موعود" والی پیش گوئی کا مصداق قرار دیا لیکن تقدیر یہاں بھی مسکرائی اور ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو یہ صاحبزادہ بھی مرزا صاحب کی کشف تمنا کو خزاں نصیب کر کے ملک بقا کو سدھار ے۔

۷۔۔۔۔۔ اکیس برس تک تقدیر مرزا صاحب کو مصلح موعود کی پیش گوئی کے دریائے ناپید کنار میں ہچکولے دیتی رہی' لیکن مرزا صاحب پھر بھی مایوس نہ ہوئے' نہ معاملہ خداوندی سے عبرت پذیر ہوئے بلکہ مبارک احمد کی وفات پر ایک نئے "یحییٰ" کی خوشخبری کا اعلان کر دیا مگر افسوس ہے کہ "یحییٰ صاحب" کی تشریف آوری سے پہلے ہی مرزا صاحب کا پیمانہ عمر لبریز ہو گیا اور مصلح موعود کی پیش گوئی دھری کی دھری رہ گئی۔

خواتین مبارکہ:

۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مرزا صاحب نے تحدی آمیز خدائی اعلان کیا تھا کہ:

"خدائے کریم جلشانہ نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتین مبارکہ سے جن میں سے بعض کو تو اس کے بعد پائے گا' تیری نسل بہت ہو گی۔"

اس اعلان کے بعد مرزا صاحب کو کوئی نئی خاتون مبارک تو نصیب نہ ہوئی البتہ ایک "خاتون مبارک" کو طلاق ضرور ہوئی شاید "خدائی بشارت" کی تعبیر یہی ہو گی کہ بعض صاحب اولاد خواتین مبارکہ تیرے حبالہ عقد سے آزاد ہو جائیں گی اور تیرا گھر اجڑ جائے گا' بیٹے عاق ہو جائیں گے' بہو کو طلاق ہو جائے گی اور ایک نئی سنت مسیحی قائم ہو جائے گی۔

کنواری اور بیوہ:

۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب نے خدائی اعلان جاری کیا کہ "قریباً اٹھارہ سال قبل بکر و ثیب کا الہام ہوا تھا یعنی خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا' ایک بکر ہو گی اور دوسری بیوہ۔ چنانچہ یہ الہام جو بکر کے متعلق تھا پورا ہو گیا اور بیوہ کے الہام کی انتظار ہے۔"

(تریاق القلوب ص ۳۴ روحانی خزائن ص ۲۰۱ ج ۱۵)

مرزا صاحب کو تادم واپسیں بیوہ کا انتظار رہا۔ نہ جانے خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب کی کون سی غلطی دیکھ کر الہامی ارادہ تبدیل فرمالیا۔

نیک سیرت اہلیہ:

۸/جون ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے مولوی نورالدین کو لکھا کہ:

"شاید چار ماہ کا عرصہ ہوا کہ اس عاجز پر ظاہر کیا گیا تھا کہ ایک فرزند قوی الطاقتین کامل الظاہر والباطن تم کو عطا کیا جائے گا سو اس کا نام بشیر ہوگا۔ میرا قیاسی طور پر خیال تھا کہ شاید وہ فرزند مبارک اسی اہلیہ سے ہوگا۔ اب زیادہ تر الہام اسی بات پر ہو رہے ہیں کہ عنقریب ایک عقد نکاح تمہیں کرنا پڑے گا اور جناب الٰہی میں یہ بات قرار پا چکی ہے کہ ایک پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ تمہیں عطا ہوگی' وہ صاحب اولاد ہوگی۔"

(مکتوب احمدیہ جلد پنجم ص ۲)

افسوس ہے کہ "الہامات" کے باوجود نہ کوئی پارسا طبع اور نیک سیرت اہلیہ انہیں عطا ہوئی نہ الہامی فرزند متولد ہوا۔

تیسری شادی' تقدیر مبرم:

۲۰/جون ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب نے مولوی نورالدین کو لکھا کہ:

"اس عاجز کی یہ عادت ہے کہ اپنے احباب کو ان کی قوت ایمانی بڑھانے کی غرض سے کچھ کچھ امور غیبیہ بتا دیتا ہے اور اصل حال اس عاجز کا یہ ہے کہ جب سے اس تیسرے نکاح کے لئے اشارہ غیبی ہوا ہے آپ جب سے خود طبیعت متفکر و متردد ہے اور حکم الٰہی سے گریز کی جگہ نہیں مگر بالطبع کارہ ہے اور ہر چند اول اول یہ چاہا کہ یہ امر غیبی موقوف رہے مگر متواتر الہامات اور کشوف اس بات پر دلالت کر رہے ہیں کہ یہ تقدیر مبرم ہے۔"

(مکتوب احمدیہ جلد پنجم ص ۲)

محمدی بیگم:

"مرزا صاحباں" کی طرح "مرزا محمدی" کا قصہ بھی شہرہ آفاق ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے اعزہ میں سے ایک (محمدی بیگم) کا رشتہ طلب کیا مگر منظور نہ ہوا ترغیب و تہدید سے کام لیا مگر غیر مفید ثابت ہوا۔ منت سماجت' خوشامد و سفارش کی ساری ترکیبیں غیر موثر ثابت ہوئیں مرزا صاحب نے اس موضوع پر اتنا لکھا کہ ایک دلچسپ الف لیلیٰ مرتب ہو سکتی ہے' یہاں اس کا آغاز و انجام ملاحظہ فرمایئے۔

سلسلہ جنبانی:

مرزا صاحب نے اس نکاح کی جانب اشارہ اگرچہ ۲۰/فروری ۱۸۸۶ء کے تحدی آمیز اشتہار میں بھی کیا تھا مگر باقاعدہ سلسلہ جنبانی کے لئے ۲۰/فروری ۱۸۸۸ء کو محمدی بیگم کے والد مرزا احمد بیگ کے نام خدائی حکم نامہ بھیجا کہ:

"ابھی ابھی مراقبہ سے فارغ ہی ہوا تھا تو کچھ غنودگی سی ہوئی اور خدا کی طرف سے یہ حکم ہوا کہ احمد بیگ کو مطلع کردے کہ وہ بڑی لڑکی کا رشتہ منظور کرے اور میں نے اس کا حکم پہنچا دیا تا کہ اس کے رحم و کرم سے حصہ پاؤں' اور اس کے علاوہ میری املاک خدا کی اور آپ کی ہے۔"

اعلان فسخ:

۲۰/فروری ۱۸۸۶ء سے ۱۹۰۷ء تک مرزا صاحب اس خواہش کی تکمیل کے منتظر رہے لیکن خدا کو منظور نہ ہوا۔ آخر کار "حقیقۃ الوحی" میں مرزا صاحب نے فسخ نکاح کا اعلان کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی تتمہ ۱۳۲)

صد شکر کہ آپہنچا لب گور جنازہ
لو بحر محبت کا کنارہ نظر آیا

آتھم کا غم:

۵/جون ۱۸۹۳ء کو مرزا صاحب نے اپنے دجال (عبداللہ آتھم) کو پندرہ مہینے بسزائے موت ہاویہ میں گرانے کا آسمانی حربہ چلایا۔ ۵/ستمبر ۱۸۹۴ء اس کی آخری میعاد تھی' مرزا صاحب نے اپنے لاؤ لشکر سمیت اس کی موت کے لئے ہزار جتن کئے' ٹونے ٹوٹکے بھی کئے کرائے' دعائیں بھی کیں مگر یہ حربہ بھی تقدیر خداوندی ناکام رہا۔ مرزا صاحب کی ناکامی دیکھ کر بعض مرزائی عیسائی بن گئے اور مرزا صاحب کو کافی دقتیں اٹھانا پڑیں۔

الغرض جب سے مرزا صاحب "مسیح موعود" بنے خدا تعالیٰ کی مشیت نے فیصلہ کر لیا کہ مرزا صاحب جو کچھ کہیں واقعہ اس کے خلاف رونما ہوا کرے۔ خود غلبہ اسلام کی پیش گوئی جو مرزا صاحب نے فرمائی تھی اس کا انجام ایک صدی بعد بھی یہی نکلا کہ مرزا صاحب اور ان کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دے دیا گیا۔

☆☆☆☆☆

محمد صدیق فضل

رمضان المبارک۔ عبادات کا عالمی موسم

رمضان المبارک عبادات کا عالمی موسم اور اعمال صالحہ کا جشن عام کا زمانہ ہے کہ جس میں مشرق و مغرب کے تمام مسلمان' عالم و جاہل امیر و فقیر' کم ہمت و عالی حوصلہ ہر قسم اور ہر گروہ کے لوگ ایک دوسرے کے شریک رفیق اور دمساز نظر آتے ہیں۔ (مدیر)

نیند پورے سکھ کے ساتھ کس کو آتی ہے؟ اس کاہل کو جو رات دن بستر پر پڑا رہتا ہے یا اس محنتی کو جو دن بھر کی دوڑ دھوپ کے بعد تھک کر اپنے دماغ و جسم کو چند گھنٹوں کے لئے آرام دینے کو لیتا ہے' کھانے میں اصل مزا کس کو آتا ہے؟ اس امیر کو جو سارے دن اپنے ذائقے کی خاطر داریوں میں لگا رہتا ہے یا اس غریب کو جو محنت مشقت کے بعد دن میں ایک یا دو بار سادہ اور معمولی کھانا کھاتا ہے' سو کر اٹھنے کے بعد فرحت اور چاقی کس کو حاصل ہوتی ہے؟ اس کو جو ساری رات پریشان اور ہولناک خواب دیکھتا رہتا ہے یا وہ جو شروع سے آخر تک میٹھی نیند لیتا رہتا ہے پس اگر کسی کو نیند پورے سکھ کے ساتھ نہیں آتی کھانے میں پورا مزا نہیں ملتا یا سو کر اٹھنے کے بعد طبیعت [illegible] کسل پوری طرح دور نہیں ہوتا تو [illegible] ذمہ داری اس کی بے احتیاطیوں بد پرہیزیوں اور بے اعتدالیوں پر آتی ہے۔ [illegible] جسم و روح' دونوں کے

ایک خاص ضبط و انضباط' تزکیہ و تنقیہ پرہیز و احتیاط کا نام ہے اس کے تمام ہونے پر انتہائی لطف و راحت لذت و فرحت محسوس ہونی چاہئے اگر آپ اس میں کمی محسوس کرتے ہیں تو یقیناً یہ آپ ہی کا قصور ہے۔ روزہ کا مقصد یہ ہے کہ آدمی اخلاق الٰہیہ میں سے ایک اخلاق کا پر تو اپنے اندر پیدا کرے جس کو صمدیت کہتے ہیں' وہ امکانی حد تک فرشتوں کی تقلید کرتے ہوئے خواہشات سے دست کش ہو جائے اس لئے کہ فرشتے بھی خواہشات سے پاک ہیں اور انسان کا مرتبہ بھی بہائم سے بلند ہے' روزے سے مقصود یہ ہے کہ نفس انسانی خواہشات اور عادتوں کے شکنجے سے آزاد ہو سکے اس کی شہوانی قوتوں میں اعتدال اور توازن پیدا ہو اور اس کے ذریعے سے وہ سعادت ابدی کے گوہر مقصود تک رسائی حاصل کر سکے اور حیات ابدی کے حصول کے لئے اپنے نفس کا تزکیہ کر سکے۔

اللہ تعالیٰ نے روزے رمضان میں فرض کئے ہیں اور دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ لازم و ملزوم قرار دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ ان دو برکتوں اور سعادتوں کا اجتماع بڑی حکمت اور اہمیت کا حامل ہے اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ رمضان ہی وہ مہینہ ہے جس میں قرآن مجید نازل ہوا اور گم کردہ راہ انسانیت کو ''صبح صادق'' نصیب ہوئی' اس لئے یہ عین مناسب تھا کہ جس طرح طلوع صبح صادق روزہ کے آغاز کے ساتھ مربوط کر دی گئی ہے' اسی طرح اس مہینہ کو بھی جس میں ایک طویل اور تاریک رات کے بعد پوری انسانیت کی صبح ہوئی پورے مہینے کے روزے کے ساتھ مخصوص کر دیا جائے خاص طور پر اس وقت جبکہ اپنی رحمت و برکت روحانیت کے لحاظ سے بھی یہ مہینہ تمام مہینوں سے افضل تھا اور بجا طور پر اس کا مستحق تھا کہ اس کے دنوں کو روزے سے اور راتوں کو عبادات سے آراستہ کیا جائے۔ اگر اس مہینے میں کسی کو اعمال صالحہ کی توفیق مل

جائے تو پورے سال یہ توفیق اس کے شامل حال رہے گی اور اگر یہ مہینہ بے دلی' فکر و تردد اور انتشار کے ساتھ گزرے تو پورا سال اسی حال میں گزرنے کا اندیشہ ہے۔

رمضان عبادات کا عالمی موسم اور اعمال صالحہ کا جشن عام:

ان تمام چیزوں نے رمضان کو عبادت' ذکر' تلاوت' اور زہد و تقویٰ کا ایک ایسا عالمی موسم اور جشن عام کا زمانہ بنا دیا ہے جس میں مشرق و مغرب کے تمام مسلمان عالم و جاہل' امیر و فقیر' کم ہمت اور عالی حوصلہ ہر قسم اور ہر گروہ کے لوگ ایک دوسرے کے شریک و رفیق اور ہمدم و دمساز نظر آتے ہیں۔ یہ رمضان ایک ہی وقت میں ہر شہر ہر گاؤں اور ہر دیہات میں ہوتا ہے امیر کے محل اور غریب کی جھونپڑی دونوں میں اس کا جلوہ نظر آتا ہے اس کا نتیجہ یہ ہے کہ نہ کوئی شخص خود سری اور خود آرائی کرتا ہے نہ روزے کے لئے دنوں کے انتخاب میں کوئی انتشار اور جھگڑا پیدا ہوتا ہے' ہر وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے دو آنکھیں عطا کی ہیں' عالم اسلام کے وسیع و عریض رقبے میں ہر جگہ اس کے جلال و جمال کا مشاہدہ کر سکتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورے اسلامی معاشرے پر نورانیت اور سکینت کا ایک وسیع شامیانہ سایہ فگن ہے' روزہ چونکہ ایک عمومی اور ایک اجتماعی شکل کی حیثیت رکھتا ہے' اس لئے وہ رسوم کی دسترس سے محفوظ ہے اگر کوئی جماعت اور قوم اس کی پابندی کرتی ہے اس کے لئے تو شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں جنتوں کے دروازہ کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔

روزے کے فضائل اور اس کی قوت و تاثیر:

زندگی نفس کی خواہشات اور عقل کے تقاضوں کی مستقل کشمکش کا نام ہے' لیکن اس کشمکش میں ہمیشہ خواہشات کی ہی فتح نہیں ہوتی' جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں ایسا خیال درحقیقت فطرت انسانی سے بدگمانی اور حقیقت سے روگردانی ہے' جو طاقت زندگی کے پہیئے کو تیزی کے ساتھ حرکت دیتی ہے اور جس کے دم سے دنیا کا بازار گرم ہے اور اس کی رونق قائم ہے وہ نفع پر یقین ہے یہی وہ یقین ہے جو کسان کو سخت سردی کے موسم میں اپنے بستر سے اٹھا دیتا ہے اور یہی وہ یقین ہے جو ایک تاجر کو گھربار اور راحت و آرام چھوڑ کر اپنے کاروبار میں مشغول ہونے پر آمادہ کرتا ہے' لیکن اس یقین کے سوا ایک یقین اور ہے جو اپنی انقلاب آفرینی اور قوت و تاثیر میں اس یقین سے کہیں بڑھ کر ہے یہ ان منافع کے حصول کا یقین ہے جس کی خبر انبیاء کرام علیہم السلام اس دنیا میں لے کر آئے اور وحی اور تمام آسمانی کتابیں اور صحیفوں نے اس کی تصدیق و تلقین کی اس کو ہم خدا کی خوشنودی اور دنیا و آخرت میں اعمال کے بدلے سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ سب جانتے ہیں کہ روزہ صحت کے لئے بھی مفید ہے اور خالص طبی نقطۂ نظر سے بھی ہر شخص کے لئے مناسب اور بہتر ہے کہ وہ سال میں کچھ دن ضرور روزے رکھے اور اخروی طور پر روزے کی فضیلت بیان کی جائے جس کا بدلہ خود اللہ تعالیٰ دیں گے۔ حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "ابن آدم کا ہر عمل کئی گنا بڑھا دیا جاتا ہے اور نیکی دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔" اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "سوائے روزے کے اس لئے کہ بیشک وہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا میری خاطر اپنا کھانا' پینا اور اپنی خواہش نفسانیہ چھوڑ دیتا ہے۔"

☆☆☆☆

جناب عبدالواحد

انگریز کا خود کاشتہ پودا۔ علمائے اسلام کی قربانیاں

علمأ حق نے جھوٹے مدعیان نبوت کے تعفن سے زمین کو پاک کرنے کے لئے ہمیشہ سر دھڑ کی بازی لگادی

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ علی خاتم الرسل وآکمل الرسل و خاتم النبیین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

اما بعد!

برادران اسلام! یہ ایک سنت چلی آرہی ہے کہ جہاں کفر ناپاک حرکت کرتا ہے وہاں صداقت کے جیالے کمربستہ ہوکر اس طوفان کا مقابلہ کرتے ہیں۔ آہنی دیوار بن جاتے ہیں' یعنی معرکہ حق و باطل چلتا آیا ہے۔ جب کفر و شرک جہالت کے طوفانوں نے انسانیت کو گھیر لیا تو رب ذوالجلال نے اپنی قدرت کاملہ کی سنت کو پورا فرماتے ہوئے یعنی جس کی ابتدا ہوتی ہے تو اس کی انتہا بھی ہوتی ہے۔ اس لئے جو رشد و ہدایت کے ہادی تاجدار ختم نبوت ﷺ سراج منیر کو مبعوث فرماکر جہالت کے طوفانوں کے رخ تبدیل کردیئے اور ایسی ہستی کامل کی تائید کرنے والے اگرچہ تھوڑے تھے لیکن ہمیشہ جیت حق کے لئے مقدر فرمائی گئی۔ خدائے بالا و برتر نے جب رشد و ہدایت دین اسلام کو نبی خاتم الرسل ﷺ پر ختم فرماکر کائنات کے مالک نے اپنے کلام مقدس میں اعلان فرمایا کہ "الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا" ایک جگہ وضاحت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ "ماکان محمد ابا احمد من رجالکم ولکن الرسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئی علیما" یعنی یہ وہ وقت تھا جب کفر صفحہ ہستی سے بالکل کٹ گیا تھا۔ یا مکمل دب گیا تھا سراج منیر پر جب اسلام کے باب کا اکمال ہوا تو تاجدار ختم نبوتؐ کی رحلت کے بعد آپ کے شاگرد پروانوں کی آزمائش کا دور شروع ہوا۔ کیونکہ رب ذوالجلال کے خاتم النبیین کے ارشاد کے مطابق تاقیامت نبوت و رسالت کا عہدہ ملنا بند ہوگیا۔ لہٰذا آپ ﷺ کے شاگردوں میں سے ساتھی سفر و حضر و فدا اور رسول ﷺ حضرت ابوبکر صدیقؓ کو مسند امامت کے لئے بالاتفاق رائے چن لیا گیا جو نبی شاگرد رسول ﷺ نے مسند امامت سنبھالی تو ازلی دشمن شیطان نے ہمہ حواریوں کے سانس لینا شروع کیا اور کفر والحاد نے سر اٹھایا اور بلند بانگ نعرے مارتا ہوا مختلف شکلیں اختیار کیں تو تاجدار ختم نبوتؐ کے پروانوں نے بالاجماع یہ طے کرلیا کہ اور کسی متوقع فتنے کے لئے کچھ وقت برداشت کیا جاسکتا ہے لیکن دشمن شان مصطفی ﷺ اور دعویدار نبوت کے لئے ایک پل بھی نرمی اور سستی ہرگز برداشت نہیں کی جاسکتی کیونکہ سستی کرنا غیرت ایمانی کو نیلام کرنے کے مترادف ہے۔

عزیز دوستو! مسیلمہ کذاب کی شکل میں جس نے نبوت میں شریک ہونے کا دعویٰ کررکھا تھا یمامہ کے میدان میں صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین نے مقابلہ کیا حتیٰ کہ حفاظ صحابہؓ کی جماعت جن کے سینے علم قرآن مجید سے منور تھے' اپنے آپ کو ختم نبوت پر قربان کردیا اور بعد میں آنے والوں کے لئے روشن راستہ چھوڑا جس کو ہر مسلمان اپنا کر خود جنتی بن سکتا ہے' بہر حال جب بھی کوئی ایسا فتنہ نمودار ہوا ہے' مسلمانوں نے اپنے اور تمام کام چھوڑ کر پہلے ان کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کیا۔

برادران اسلام! تاریخ اسلام اپنے سینوں میں ایسے واقعات کو محفوظ رکھتی آئی ہے۔ بالآخر یہود و نصاریٰ فکر کی کوٹھڑی میں بیٹھ گئے کہ ہماری کامیابی ایسے ممکن نہیں' جب تک مسلمانوں کے پاس آب حیات قرآن مجید کی صورت میں موجود ہے۔ جو اطاعت کا درس دیتا ہے اور عشق مصطفی ﷺ کا مسلمانوں کے سینوں میں ایسا جذبہ پیدا کرتا ہے جو اپنا سب کچھ حتیٰ کہ جان تک کی پرواہ نہیں کرتا جہاں اشاعت دین کا کام چلتا رہا تو کفر اپنے ناپاک عزائم کے ساتھ وہاں وہاں پہنچتا رہا۔ بالآخر چودھویں صدی میں حفاظت دین کا کام برصغیر پاک و ہند میں منتقل ہوکر آیا۔ اور علمأ حق کے لئے آزمائش کا وقت آیا تو ادھر کفر ایسٹ انڈیا کمپنی کے نام سے بڑے خطرناک عزائم اور انداز سے برصغیر پر قبضہ جمایا تو مسلمانوں نے غیرت ایمانی اور جذبہ جہاد کو بروئے کار لاکر اس فتنے کا منہ توڑ جواب دیا۔ پھر ان پروانوں کو ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا۔ یہود و نصاریٰ نے ظلم و ستم کی حد پھلانگ دی۔ انگریز نے تو سب ظلم کے طریقے آزما ڈالے' لیکن مسلمانوں کی ایک ہی آواز تھی۔

قرآن کی امانت سینوں میں ہے ہمارے

آسماں نہیں مٹاتا نام و نشان ہمارا
ہری شاخ تمنا ابھی جلی تو نہیں
دلی ہے آگ سینے کی ابھی بجھی نہیں
جفا کی تیغ سے گردنیں وفا شعاروں کی
کٹی ہیں برسر میدان لیکن جھکی تو نہیں

قارئین محترم! دشمن اپنی دشمنی میں کبھی معاف نہیں کرتا انگریز اپنا ایک پٹھو چھوڑ کر گیا جو ہندوستان کے صوبہ پنجاب ضلع گورداسپور کا کانا شیطان مرزا غلام قادیانی قصبہ قادیان میں رہتا تھا۔ نمودار ہوا' اس کالے کفر نے تو ایسے ہتھکنڈے استعمال کئے کہ اس کے پہلے والا کفر جو اسود عنسی' مسلیمہ کذاب' طلحہ اخرس کی شکل میں پیدا ہوا تھا شرمندہ ہو گیا۔

لیکن عزیزان محترم! علماً حق نے اپنی سنت عشق مصطفیٰ کو روئے کار لا کر انگریز کے خود کاشتہ پودے کو پھلنے پھولنے نہ دیا۔ حتیٰ کہ تحریکیں چلیں۔ انور شاہ کشمیریؒ' عطا اللہ شاہ بخاریؒ' پیر مہر علی گولڑویؒ' پس دیوار زندہ کئے گئے مگر اپنی زندگی اس کام کے لئے وقف کر گئے اور اپنی روحانی اولاد کو یہ ذمہ داری سونپ گئے۔ پھر ان حضرات بزرگان دین کی آواز جہاں تک پہنچی تو پروانوں نے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت چلائی۔ جس میں دس ہزار شمع رسالت کے پروانوں نے مینار پاکستان کے تلے دھرتی کو گواہ بنا کر جام شہادت نوش کیا اور اپنے حقیقی محبوب تاجدار ختم نبوتؐ سے جا ملے۔ دیگر بزرگان دین کی محنتیں رنگ لائیں۔ اسمبلی کے اندر مفتی محمودؒ جیسے باہمت اور ختم نبوت کے پروانوں کے دلائل نے کفر کی عمارت کو ہلا کر رکھ دیا۔ مرزا ناصر کو بھاگنا پڑا' اور یہ کفر اپنے انجام کو پہنچا' انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا۔ آگے چل کر قادیانی اپنی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتے ہوئے' اپنے فریب کے جال میں سادہ لوح مسلمانوں کو شکار کرتے رہے' پھر علماً ختم نبوت نے تحریک چلائی جو ۱۹۸۴ء میں امتناع قادیانیت آرڈی نینس حکومت کو جاری کرنا پڑا اور مرزا طاہر اپنے اصلی باپ کی طرف ناکام ہو کر لندن بھاگ گیا۔

قارئین محترم! یہ بات بڑے افسوس اور دکھ سے کہنی پڑتی ہے کہ ہم آج اپنے موقف سے ہٹ گئے ہیں جبھی تو پھر سے یہ کفر سانس لے رہا ہے کیونکہ ایسے کفر کا علاج وہ ہونا چاہئے جو صحابہ کرامؓ نے کیا۔ یعنی مرتد کو قتل کرنا' مرزائی قادیانی پھر سے اپنے ناپاک ارادوں کی تکمیل کے لئے سرگرم ہو گئے ہیں' جو ہمارے لئے ایک چیلنج ہے۔

قارئین محترم! آج کل کی صورتحال یہ ہے کہ اندرون سندھ میں آپ کا شہر نوابشاہ مرتدوں کا ایک صدر مقام بن چکا ہے' میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ آج یہ قادیانی اپنی تبلیغی سرگرمیاں جاری رکھے رہیں اور ہم چپ ہو کر غفلت کی نیند سوتے رہیں؟ جب ہم اپنے دشمن یا اپنے والدین کے دشمن کو

باقی صفحہ ۲ پر

مکتبہ لدھیانوی کی فخریہ پیشکش

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

کی تصنیفات ایک نظر میں!

آپ کے مسائل اور ان کا حل (آٹھ جلدیں)	۱۱۹۰	روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (مکمل)	۱۶۰	روپے
اختلاف امت اور صراط مستقیم (حصہ اول)	۹۰	روپے
عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینے میں	۳۶	روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (بڑی)	۸۵	روپے
ذریعۃ الوصول الی جناب الرسولؐ (چھوٹی)	۵۰	روپے
شخصیات و تاثرات	۱۳۰	روپے
رسائل یوسفی	۱۳۰	روپے
اطیب النغم	۴۵	روپے
سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ	۶۵	روپے
حسن یوسف (مقالات کا مجموعہ)	۱۵۰	روپے
دنیا کی حقیقت	۱۶۰	روپے
تحفہ قادیانیت (تین جلدیں)	۵۰۰	روپے

رابطہ: مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون: 7780337
نوٹ: وی پی کے لئے معذرت خواہ' پیشگی منی آرڈر یا ڈرافٹ ارسال فرمائیں

دیارِ مدینہ

حکیم محمد اختر صاحب

نظر ڈھونڈتی ہے دیار مدینہ
ہیں دل اور جاں بے قرار مدینہ

وہ دیکھو احد پہ شجاعت کا منظر
شہیدوں کے خون شہادت کا منظر

وہ ہے سامنے سبز گنبد کا منظر
اسی میں تو آرام فرما ہیں سرور

ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ و حیدرؓ
یہیں تھے یہ پروانہ شمع انور

یہیں سے تو اسلام پھیلا جہاں میں
مدینہ کا شہرہ ہے ہفت آسماں میں

نشان نبیؐ ہے یہ مسجد قبا کی
ہے قندیل طیبہ نبی کی ضیا کی

مدینہ کے دیوار و در دیکھتے ہیں
عجب حال قلب و جگر دیکھتے ہیں

یہ مسکن ہے شاہ مدینہ کا اختر
فلک بوسہ زن ہے یہاں کی زمیں پر

محمد طاہر رزاق

مرزا قادیانی کو کیسے نبی بنایا گیا؟

سرزمین ہندوستان پر جب فرنگی سامراج قابض ہو چکا تھا اور ظالم فرنگی اسلام کو مسلمانوں کے دلوں میں اور خطہ ہندوستان سے نکالنے کے لئے تلا ہوا تھا۔ وجود اسلام چھلنی کرنے کے لئے اس کے ترکش میں بہت سے تیر تھے' جنہیں اس نے کمال مہارت سے استعمال کیا۔ اس کے پاس تحریف شدہ دین اسلام تھا' انتہائی زہریلا نظام تعلیم تھا' ابلیسی نظام معیشت تھا' مغربی تہذیب و تمدن کی قہرمانیاں تھیں' سندھوری میموں کی حشر سامانیاں تھیں" درباری ملاؤں کے گروہ درگروہ تھے' جعلی گدی نشینوں اور بناوٹی صوفیوں کی ایک بہت بڑی کھیپ تھی' تنخواہدار "اولیاء" کی لمبی قطاریں تھیں" فتوؤں کے ذریعے ملت اسلامیہ میں انتشار پیدا کرنے والے فتوے بازوں کی ایک جماعت تھی۔ انگریزی حکومت کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے والے خطیبوں اور ادیبوں کا ایک انبوہ تھا انگریزی حکومت کی شان میں قصیدہ سرائی کرنے والے شاعروں کا ایک ہجوم تھا۔

ان تمام طاغوتی ہتھیاروں سے مسلح ہونے کے باوجود غلام ہندوستان میں غلامی کی راکھ سے آزادی کی چنگاریاں بھڑکتیں اور ایک ماحول کو آزادی کی روشنی سے منور کرجاتیں۔ ایک عالم حق کو پھانسی دی جاتی لیکن اس کی موت ہزاروں انسانوں میں آزادی کی زندگی کا شعور بیدار کرجاتی۔ ایک مجاہد شہید ہوتا لیکن اس کے خون سے جرات و ہمت کے لاکھوں چراغ جلتے۔ فرنگی ایک تحریک کو دباتا' ہزاروں نئی تحریکیں جنم لیتیں۔ فرزندان توحید کو پابند سلاسل کیا جاتا لیکن فرنگی ان کے جذبے کو پابند سلاسل نہ کرسکا۔ انہیں زندانوں میں اذیتیں دی جاتیں' لیکن ہر اذیت نے ان کے ایمان کو تقویت دی۔

مجاہدوں کے بازو ہائے فلک فگن عجیب ہیں
بہادروں کے پنجہ ہائے تیغ زن عجیب ہیں
یہ جسم ہائے خون چکاں و بے کفن عجیب ہیں
مجاہد و شہید کے یہ بانکپن عجیب ہیں
حیات گر حیات ہے تو موت بھی حیات ہے

مکار انگریز اپنے مکار دماغ کو ابلیسی سوچوں کے سمندر میں غرق کئے بیٹھا تھا اور سرکچلے سانپ کی طرح تڑپ رہا تھا کہ کسی طرح ملت اسلامیہ کے سینہ سے ایمان کی شمع فروزاں کو گل کرکے دل کی نگری کو کفر کے اندھیروں میں ڈبو دے اور قوم حجاز کی وحدت کو پارہ پارہ کرکے اسے دائمی غلام بنالے۔

اس شیطانی منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے فرنگی میدان عمل میں اتر آیا۔ ۱۸۶۹ء میں انگلستان سے برطانوی مدبروں' اعلیٰ سیاست دانوں' ممبران پارلیمنٹ اور مسیحی رہنماؤں پر مشتمل ایک وفد ان امور کا جائزہ لینے کے لئے ہندوستان میں طوفان کی صورت وارد ہوا کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے اسباب و محرکات کیا تھے؟ کس جذبے نے مسلمانوں کو جنگ آزادی پر ابھارا اور اس جذبے نے پورے ہندوستان میں آزادی کی ہلچل کیسے مچادی؟ وہ کس ولولے کی حرارت ہے جو غلامی کی زنجیروں کو پگھلا کر رکھ رہی ہے۔ اور پوری قوم کو کفن بدوش کرکے میدان کارزار میں لاکھڑا کرتی ہے؟ وفد نے عیسائی مشنریوں اور سول سروس کے افسروں خصوصاً "یہودیوں سے ملاقاتیں کیں۔ مسلم معاشرہ میں گھس کر ان کی مذہبی کیفیات کو بنظر غائر دیکھا۔ ہندوستان کے سیاسی حالات کا گہرا جائزہ لیا۔ مسلم عوام پر ان کے مذہبی رہنماؤں کے اثر و رسوخ کا مشاہدہ کیا۔ خفیہ اداروں کے ذریعے رپورٹیں حاصل کیں۔ ایک سال کی مدت گزارنے کے بعد یعنی ۱۸۷۰ء میں اس شیطانی وفد نے لندن میں ایک کانفرنس کا اہتمام کیا۔ جس میں عیسائی مشنریوں اور خفیہ اداروں نے آپس میں سرجوڑ کر عالم اسلام کے خلاف ایک بھیانک سازش تیار کی۔ انہوں نے دو الگ الگ زہریلی رپورٹیں تیار کیں۔ جنہیں یکجا کرکے "ہندوستان میں برطانوی سلطنت کا ورود" (The Arrival of British Empier in India) کے نام سے شائع کردیا۔ اس تخریبی اور روح تیار کیا۔ رپورٹ کا اقتباس ملاحظہ ہو:

اکثریت اندھا دھند اپنے پیروؤں یعنی روحانی رہنماؤں کی پیروی کرتی ہے' اگر اس مرحلہ پر ہم ایک ایسا آدمی تلاش کرنے میں کامیاب ہوجائیں جو اس بات کے لئے تیار ہو کہ اپنے لئے ظلی نبی (نبی کے حواری) ہونے کا اعلان کردے تو لوگوں کی بڑی تعداد اس کے گرد جمع ہوجائے گی' لیکن اس مقصد کے لئے مسلمان عوام سے کسی شخص کو ترغیب دینا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ مسئلہ حل ہوجائے تو ایسے شخص کی نبوت کو سرکاری سرپرستی میں پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ ہم نے پہلے بھی غداروں کی مدد حاصل کرکے ہندوستانی حکومتوں کو محکوم بنایا' لیکن وہ مختلف مرحلہ تھا اس وقت فوجی نقطۂ نظر سے غداروں کی ضرورت تھی لیکن اب جب کہ ہم نے ملک کے کونے کونے پر اقتدار جمالیا ہے اور ہر طرف امن اور آرڈر ہے' ہمیں ایسے اقدامات کرنے چاہئیں جن سے ملک میں داخلی بے چینی پیدا ہوسکے۔ (مطبوعہ رپورٹ سے اقتباس: انڈیا آفس لائبریری لندن)

۱۸۶۹ء میں ہی وائسرائے ہند لارڈ میو (Mayo) نے بنگال سول سروس کے ایک افسر ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کو اس اہم سوال کا جائزہ لے کر رپورٹ پیش کرنے کو کہا۔

ہنٹر نے تمام صورت حالات کا بغور جائزہ لینے کے بعد اپنی رپورٹ میں لکھا:

"جہاد ہی کا وہ نظریہ ہے جو ان کے شدید جوش' تعصب' تشدد اور قربانی کی خواہش کی بنیاد ہے۔ ان میں جہاد کا شعلہ سرد نہیں ہوا' ان پر مذہبی دیوانوں اور جہادی ملاؤں کا اثر نہایت قوی ہے اور وہ کسی لمحہ بھی ان کے جذبات کی آگ کو بھڑکاسکتے ہیں۔" (ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر دی انڈین مسلمانز کلرڈ پبلشر کلکتہ ۱۹۴۵ء)

فرنگی مسلمانوں کے جذبہ جہاد اور فخردو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بے پناہ محبت و عقیدت سے بہت پریشان تھا۔ وہ مسلمانوں سے یہ دونوں متاع ہائے عظیم چھین لینا چاہتا تھا۔ مسلمانوں سے یہ دونوں انمول موتی چھیننا ان کے جسموں کے دونوں بازو کاٹ دینے کے مترادف تھا اور ظالم فرنگی بازو کٹے ان گوشت کے لوتھڑوں کو اپنے قبرستانوں کی طرف جانے والی راہوں پر بیٹھے' گلے میں غلامی کی سیاہ زنجیریں پہنے دو وقت کی روٹی کے لئے بلک بلک کر روتا دیکھنا چاہتا تھا۔

شیطانی رپورٹ تیار ہوچکی تھی' اب انسان نما شیطان کی تلاش شروع ہوگئی' جسے نبی بناکر مارکیٹ میں لانا تھا۔ فرنگی نے جعلی نبوت کے ایک تیر سے دو شکار کرنا تھے۔ پہلے یہ کہ وہ شخص دعویٰ نبوت کرے گا اور خود پر نازل ہونے والی من گھڑت وحی کی عوام میں تشہیر کرے گا (نعوذباللہ) محمد رسول اللہ بن جانے کے اعلان سے وہ مسلمانوں کی تمام محبتیں اور عقیدتیں سمیٹ لے گا جو انہیں اپنے پیارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے ہیں' پھر وہ یہ اعلان کرے گا کہ خدا نے مجھ پر وحی کی ہے کہ اب جہاد حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ جب یہ دونوں کام ہوجائیں گے تو قوم مسلم قوم افرنگ کے قفس کی اسیر ہوگی۔

سپر شیطان کی تلاش میں بہت سے چہرے سامنے آئے لیکن فرنگی کو اس بدخصلت کی تلاش تھی جو صرف خود ہی ملت اسلامیہ کا غدار نہ ہو بلکہ غداری اسے وراثت میں ملی ہو۔ جو صرف خود ہی ایمان فروش نہ ہو بلکہ اس کی جیب میں ایمان فروش کا بیٹا ہونے کی سند بھی موجود ہو۔ جو صرف خود ہی جہاد کو حرام حرام نہ کہتا ہو بلکہ اس کے آباؤ اجداد کی شمشیروں پر شہیدان اسلام کا خون چمک رہا ہو۔ جو صرف خود ہی دربار انگریز کی دہلیز پر ماتھا نہ رگڑتا ہو بلکہ اس کے بڑوں کی زبانوں پر بھی انگریز کے جوتوں کی چاٹی ہوئی خاک موجود ہو۔ جو صرف خود ہی دسترخوان انگریز سے بچی کھچی روٹیوں کو من سلویٰ سمجھ کر کھاتا ہو بلکہ اس کا بڑا بھائی بھی انگریز کی جھوٹی ہڈیوں کو قلمی آم سمجھ کر چوستا ہو۔

لیکن زمین روز روز ایسے ننگ انسانیت پیدا نہیں کرتی' کئی صدیوں کی گردش کے بعد زمین اپنے پیٹ سے ایسی غلاظت باہر پھینکتی ہے' جس کے تعفن سے انسانیت کا دماغ پھٹنے لگتا ہے اور کائنات میں ہر سو بدبو کے بھبھوکے پھیل جاتے ہیں۔ فرنگی کو یہ نایاب غلاظت قادیان کے منشی مرزا قادیانی جہنم مکانی کی صورت میں مل گئی۔

مرزا قادیانی انگریزی ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے دفتر میں بطور اہلمد پندرہ روپے ماہوار پر ملازم تھا۔ اس کی مدت ملازمت ۱۸۶۴ء تا ۱۸۶۸ء ہے۔

۱۸۶۸ء کے لگ بھگ ایک عرب محمد صالح سیالکوٹ آیا۔ روایت کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس حرمین شریفین کے بعض مفتیان کرام کا ایک فتویٰ تھا۔ جس میں ملک ہندوستان کو دارالحراب ثابت کیاگیا تھا۔ انگریز مخبروں نے محمد صالح کو گرفتار کرادیا۔ محمد صالح پر دو الزامات لگائے گئے ایک ایجی ٹیشن کی خلاف ورزی اور دوسرے برطانوی حکومت کے خلاف جاسوسی۔ سیالکوٹ کے یہودی

ڈپٹی کمشنر پارکنسن (Parkinson) کے ذمہ اس مقدمہ کی تفتیش لگی۔ وہ ان تمام لوگوں کو گرفتار کرنا چاہتا تھا' جن کے ساتھ محمد صالح کے روابط تھے۔ دوران تفتیش ایک ایسے شخص کی ضرورت پیش آئی جو عربی مترجم کے طور پر کام کرسکے' یہ خدمت خاندانی غدار مرزا قادیانی نے ادا کی اور اسلام دشمنی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پارکنسن کے دل میں اپنی قدر بٹھا گیا۔

دوران ملازمت سیالکوٹ کے پادری مسٹر بٹلر ایم اے سے مرزا قادیانی کا گہرا یارانہ ہوگیا۔ دونوں میں گفتگو کی طویل نشستیں ہوتیں اور بڑی راز دارانہ باتیں کرتے۔ ایک دن پادری بٹلر نے ڈپٹی کمشنر سے ایک لمبی ملاقات کی اور انگلستان چلا گیا۔ پادری مسٹر بٹلر کے ہندوستان سے روانہ ہونے کے تھوڑے عرصے بعد اس کا جگری یار مرزا قادیانی ملازمت چھوڑ کر قادیان روانہ ہوگیا' دونوں کا آگے پیچھے چلے جانا کسی خطرناک منصوبے کی نشاندہی کررہا تھا۔ بٹلر دراصل ہندوستان کی سینٹرل انٹیلی جینس کا ایک اہم رکن تھا اور وہ سیالکوٹ میں ایک پادری کے روپ میں کام کررہا تھا۔ مرزا قادیانی اور ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کرکے اس کا فوراً انگلستان جانا اس بات کی غمازی کررہا تھا کہ بٹلر دعوی نبوت کے لئے مرزا قادیانی کا انتخاب کرگیا ہے۔ وفد کی پیش کردہ رپورٹ کی روشنی میں گورنر پنجاب نے ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ کے ذمہ یہ کام لگایا کہ وہ کمیشن کی رپورٹ میں مذکورہ شخص کا انتخاب کرے۔

برطانوی ہندوستان کی سینٹرل انٹیلی جینس کی روایت کے مطابق ڈپٹی کمشنر سیالکوٹ نے چار اشخاص کو انٹرویو کے لئے طلب کیا تھا تاکہ ان میں سے کسی ایک کو نبوت کا مدعی بناکر اپنے مقاصد حاصل کئے جائیں۔ ان میں سے تین فیل ہوگئے اور مرزا قادیانی پاس ہوگیا اور جھوٹے نبی کی حیثیت سے اس مردود کا انتخاب ہوگیا۔

مرزا قادیانی نے اپنی ساری زندگی فرنگی کے دربار کا طواف کرتے کرتے گزار دی جس بات کا اس کو آقا اشارہ کرتا' وہ وہی بک بک شروع کردیتا

ہوتا ہے ایک پل میں کھنڈر دل بسا ہوا
پانی بھی مانگتا نہیں تیرا ڈسا ہوا

مرزا قادیانی نے اپنی ساری زندگی فرنگی کے دربار کا طواف کرتے کرتے گزاردی۔ اس کے قلم و زبان گورنمنٹ برطانیہ کے استحکام کے لئے ہمیشہ متحرک رہے۔ جس بات کا اس کا آقا اشارہ کرتا' وہ وہی بک بک شروع کردیتا۔ جس چیز کے بارے میں اس کا مالک حکم دیتا وہ وہی لکھ مارتا۔ اس کو انگریزی نبوت عطا کرنے والا اسے جہاں بلاتا' وہ اپنی پٹاری سمیت حاضر ہوجاتا' وہ ہمیشہ انگریز کے اشارہ ابرو پر ناچتا رہا۔ غرضیکہ وہ انگریزی روبوٹ تھا اور انگریز اسے اپنے حسب منشا استعمال کرتا رہا۔ یہ تو تھی مرزا قادیانی کی تابعداری و فداکاری' اس کے جواب میں انگریز نے بھی اس پر اپنے انعام و اکرام کا موسلادھار مینہ برسایا' اس کی جیب کو سیم و زر سے گرم رکھا' زمینوں سے نوازا' اس کی اولاد کو صحیح مرتد بنانے کے لئے اور اپنا کام چلانے کے لئے انہیں بہترین ارتدادی تعلیم و تربیت بہم پہنچائی۔ اس کے ذوق کو مدنظر رکھتے ہوئے شراب و کباب کا بندوبست کیا۔ اس کی آتش ہوس کو بجھانے کے لئے خوبرو دوشیزائیں اس کے گھر پر ہمیشہ پہنچائیں۔ اپنے چہیتے کی خدمت کے لئے زنانہ و مردانہ نوکروں کا بندوبست کیا' سرکاری دفاتر اور حکومت کے اعلیٰ سرکاری عہدوں سے نوازا گیا۔ اس کے مخالفوں کو اذیت ناک سزائیں دیں' اس کی شیطانی تصانیف کو شائع کرنے کے لئے زر کثیر خرچ کیا اور اس کی ذات کی حفاظت کے لئے مسلح دستے مقرر رکھے اور اس کے برپا کردہ "فتنہ ارتداد" کو اپنی سنگینوں کے سائے تلے پروان چڑھایا' فرنگی یہ سب کچھ کرتا بھی کیوں نہ؟ آخر یہ اس کا خود کاشتہ پودا تھا' اس نے بویا تھا' لہٰذا حفاظت بھی اس کے ذمہ تھی۔

بقیہ: خود کاشتہ پودا

معاف کرنے کو تیار نہیں ہیں اور تمام تر دشمنیاں ان کے ساتھ لے کر ایک طرف سے گزرتے ہیں کیا تاجدار ختم نبوت ﷺ کا اتنا بھی حق نہیں؟ مسلمانوں اٹھو ان دشمنان دین کو منطقی انجام تک پہنچانے کے لئے تحفظ ختم نبوت کا بھرپور ساتھ دو آج ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ملک و ملت کے اس دشمن ٹولے سے سلام کلام لین دین جو قطعی طور پر حرام ہے جواب دو اور وعدہ کرو کہ قادیانیوں کے تعفن سے زمین کو پاک کردیں گے' جب ہم یہ کام کرلیں گے تو انشاءاللہ یہ کفر اپنی موت آپ مرجائے گا۔

حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہم العالی کے خلفاء کی فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ:

اس ناکارہ نے جن حضرات کو خلافت واجازت دی ہے ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

۱:...... حضرت مولانا مفتی ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی، مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

۲:...... حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزئی مدظلہ العالی، شیخ الحدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

۳:...... حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان مدظلہ العالی، دفتر ختم نبوت کراچی۔

۴:...... حضرت مولانا مفتی منیر احمد اخون مدظلہ العالی، ایڈیٹر ماہنامہ "نیاز" کراچی، مہتمم "مدرسہ زکریا الخیریہ"، فیڈرل بی ایریا، کراچی۔

۵:...... حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری مدظلہ العالی، دفتر ختم نبوت کراچی۔

۶:...... حضرت مولانا منظور احمد الحسینی مدظلہ العالی، کنگسٹن مسجد، لندن۔

۷:...... حضرت مولانا محمد رب نواز جلال پوری مدظلہ العالی، رحمانیہ مسجد، لطیف آباد نمبر ۵، حیدر آباد۔

۸:...... حضرت مولانا محمد سلیمان ہوشیار پوری (مرحوم)، ملتان۔

۹:...... حضرت مولانا قاری محمد عبداللہ (مرحوم)، ساہیوال۔

۱۰:...... حضرت مولانا قاری محمد یٰسین یوسفی مدظلہ العالی، دارالعلوم ٹانک واڑہ، کراچی۔

۱۱:...... حضرت مولانا محمد صدیق رحیمی مدظلہ العالی، چک نمبر ۳۵۵، ملتان۔

۱۲:...... حضرت مولانا محمد حسین حسین پوری مدظلہ العالی، چک نمبر ۳۲۵، ملتان۔

۱۳:...... حضرت مولانا قاری محمد عطاء اللہ مدظلہ العالی، عقب ٹی بی ہسپتال، محلہ اتفاق پورہ، نزد جامعہ خیر المدارس، ملتان۔

۱۴:...... حضرت مولانا قاری محمد طاہر رحیمی مدظلہ العالی، مدینہ منورہ۔

۱۵:...... حضرت مولانا احمد ٹھٹھوی مدظلہ العالی، ٹھٹھہ۔

چند ضروری باتیں

جن حضرات کا اس ناکارہ سے بیعت کا تعلق ہے، اور خصوصاً جن حضرات کو اجازت و خلافت دی گئی ہے، ان کی خدمت میں چند باتیں عرض کرتا ہوں، جن کو ہمیشہ پیش نظر رکھا کریں:

۱:... آدمی کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں، اس لئے کوشش کریں کہ ہر سانس کو دم آخریں اور دم واپسیں سمجھیں۔ دنیا کے کسی بڑے سے بڑے عہدہ اور مرتبہ پر ناز نہ کریں بلکہ تمام دنیاوی مناصب کو ہیچ در ہیچ سمجھیں۔

۲:... اپنے ذکر و شغل کی پابندی کریں اور معمولات پر مداومت کریں کہ اس کے بغیر آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا۔

۳:... خصوصیت کی ساتھ چار چیزوں کی پابندی کریں:

الف:... تکبیر تحریمہ کا اہتمام، حتی الوسع تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہونی چاہئے، اور سفر و حضر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا اہتمام کیا جائے۔

ب:... جو حضرات قرآن مجید کے حافظ ہیں وہ تین پارہ روزانہ کی پابندی کریں، اور جو حافظ نہیں وہ ایک پارہ روزانہ کی پابندی کریں۔ جس دن سے مہینہ شروع ہو، اسی دن سے ان کا قرآن مجید شروع ہو، اگر کوئی مہینہ انتیس دن کا ہو تو دو پارے پڑھ کر مہینہ کے شروع سے قرآن مجید شروع کرلیا کریں، اور قرآن مجید کی تلاوت اتنی دلجمعی کے ساتھ کریں کہ کھانا تو قضا ہوجائے مگر قرآن مجید کی تلاوت قضا نہ ہو۔

ج:... "مناجات مقبول" کی ایک منزل روزانہ پڑھیں، اور اگر خدانخواستہ کسی دن قضا ہوجائے تو اگلے دن گزشتہ دن والی منزل بھی پوری کی جائے۔

د:... "ذریعۃ الوصول الیٰ جناب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" اس ناکارہ کا درود شریف پر رسالہ ہے، اس کی روزانہ ایک منزل کی پابندی کی جائے۔

۴:... امام غزالیؒ کا رسالہ "تبلیغ دین" اور حضرت اقدس تھانویؒ کے مواعظ و ملفوظات ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں۔

۵:... حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کے ابتدائی معمولات کے پندرہ نمبر وقتاً فوقتاً دیکھتے رہیں اور ان پر پوری شدت کے ساتھ عمل فرمائیں۔

۶:... حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ کی "آپ بیتی" اور آپ کی فضائل اعمال سے متعلق کتابیں اور خصائل نبوی کو ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں۔ "آپ بیتی" میں نسبت و اجازت کے بارے میں ایک بہت اہم مضمون مذکور ہے، حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ ہمیشہ اس کو دیکھنے کی تاکید فرماتے تھے، اس کو ہمیشہ دیکھتے رہیں یہاں تک ازبر ہوجائے۔

۷:... بعض حضرات کے ناموں کے بارے میں مجھے تردد تھا، چونکہ کافی عرصہ سے ان سے رابطہ نہیں رہا اور انہوں نے اپنے حالات نہیں لکھے، اس لئے مجازین کی فہرست میں ان کا نام نہیں دیا گیا۔ آئندہ جن حضرات کو مجازین تجویز کیا جائے گا ان کا نام وقتاً فوقتاً شائع ہوتا رہے گا۔

۸:... جمعہ کے دن بارہ بجے سے ایک بجے تک مسجد فلاح، بلاک ۱۴، نصیر آباد، فیڈرل بی ایریا میں اس ناکارہ کا بیان ہوتا ہے، اس میں شرکت کی کوشش کیا کریں۔

۹:... نیز مسجد فلاح ہی میں جمعہ کو عشا کی نماز کے بعد اور پیر کو عشا کی نماز کے بعد اس ناکارہ کا درس حدیث ہوتا ہے، اس میں ضرور شرکت کیا کریں۔

۱۰:... اسی مسجد میں جمعرات کو عصر کے بعد اصلاحی بیان ہوتا ہے، جو عموماً حضرت اقدس حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ کی کتاب "تربیت السالک" کو دیکھ کر دیا جاتا ہے۔ تمام احباب سے درخواست ہے کہ اس میں شرکت کا اہتمام کیا کریں۔

۱۱:... جو حضرات اس ناکارہ سے بیعت ہیں، خصوصاً جو حضرات مدارس عربیہ میں زیر تعلیم ہیں، وہ ان حضرات، جن کا نام مجازین کی فہرست میں ذکر کیا گیا ہے، ان میں سے جس کے ساتھ مناسبت ہو، ان سے باقاعدہ تعلق رکھیں، چونکہ فتنوں کا زمانہ ہے، اور فتنوں سے حفاظت اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے رابطہ رکھا جائے۔ کبھی خود رائی سے کام نہ لیں، اور کبھی اپنے اکابر کے منشا کے خلاف کوئی کام نہ کریں۔

والسلام

محمد یوسف لدھیانوی عفااللہ عنہ

مولانا نذیر احمد تونسوی

حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ

آپ کی شخصیت کمالات کا مجموعہ اوصاف حمیدہ اور اخلاق عالیہ کا سرچشمہ تھی

رمضان المبارک کا مہینہ' جمعہ کا مبارک دن' سحر کا وقت تھا کہ جب بدبخت ابن ملجم نے علم و حکمت کا خون کر دیا۔ حضرت علیؓ نے زندگی تو شان سے گزاری ہی تھی موت بھی اس شان سے آئی کہ ہزاروں زندگیاں اس پر نچھاور کی جا سکتی ہیں...... (مدیر)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ وہ خوش نصیب انسان ہیں جن کا بچپن سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت و سرپرستی میں گزرا' حضرت علیؓ آنحضرت ﷺ کے چچازاد بھائی اور ابو طالب کے لخت جگر تھے۔ حضرت علیؓ کو آنحضرت ﷺ نے اپنی کفالت میں لے لیا تھا' حضرت علیؓ نے محمد بن عبداللہ کو محمد رسول اللہ بنتے دیکھا جب آپ ﷺ کو نبوت ملی اور آپؐ نے اہل مکہ کو ایمان کی دعوت دی تو بڑے بڑے سرداروں بڑے بڑے شاعروں ادیبوں اور بڑے بڑے دانشوروں نے آپ کی دعوت کو ٹھکرا دیا۔ مگر ایک چھوٹا سا بچہ جس کی عمر اس وقت صرف ۹ برس تھی اور جسے دنیا آج حیدر کرارؓ کے نام سے جانتی ہے۔ اس بچے نے آپ کی دعوت پر لبیک کہا اور ایمان قبول کر لیا' مردوں میں سب سے پہلے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے' خواتین میں سب سے پہلے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے' غلاموں میں سب سے پہلے حضرت زید بن ثابتؓ نے اور بچوں میں سب سے پہلے حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اسلام قبول کیا اور یہ اس عظیم شخصیت کی تربیت کا نتیجہ تھا جو سارے انسانوں کی تربیت کے لئے آیا تھا۔

حضرت علیؓ کو بچپن سے ہی پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت سے مشرف ہونے کا اعزاز نصیب ہوا' حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ کے پیچھے پیچھے اس طرح ہوتا تھا جس طرح ناقہ کا بچہ اس کے پیچھے پیچھے ہوتا ہے۔ چنانچہ نبی کی زندگی میں کوئی لمحہ اور کوئی گھڑی ایسی نہ تھی جس میں حضرت علیؓ رسول خدا سے جدا ہوئے ہوں۔ جب آیت قرآنی وانذر عشیرتک الاقربین کے حکم کے تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ دین کا آغاز اپنے خاندان والوں سے کیا تو حضرت علیؓ کو حکم دیا کہ آپ دعوت طعام کا انتظام کریں۔ اس طرح دین کی خاطر پہلی دعوت طعام کے منتظم ہونے کا شرف بھی آپؓ کو حاصل ہے۔

حضرت علیؓ نے بکری کی دستی کا تھوڑا سا گوشت پکایا جب سالن تیار ہو تو رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آدھی بوٹی کھائی اور آدھی سالن میں دوبارہ ڈال دی۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ اتنی برکت ہوئی کہ چالیس پچاس آدمیوں کے کھانے کے بعد بھی کھانا بچ گیا۔ دعوت طعام سے فارغ ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلسلہ کلام شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ یا بنی عبدالمطلب خدا کی قسم میں تمہارے سامنے دنیا و آخرت کی بہترین نعمت پیش کرتا ہوں۔ بولو! تم میں سے کون اس شرط پر میرا ساتھ دیتا ہے جو میرا مددگار و معاون ہو گا؟! اس مجلس میں حضرت حمزہؓ حضرت عباسؓ ابو طالب اور دیگر بڑے بڑے سردار بھی موجود تھے' سب کے سب خاموش رہے۔ حضرت علیؓ اٹھے اور فرمایا! یا رسول اللہ! گو کہ میں چھوٹا ہوں' تاہم میں آپ ﷺ کا دست بازو ہوں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا علیؓ بیٹھ جاؤ۔ سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ یہی کلمات کہے' حضرت علیؓ دوبارہ اٹھے' یہاں تک تیسری مرتبہ بھی سرداروں کی اس محفل میں کمزور جسم لیکن مضبوط ایمان والے حضرت علیؓ نے ہی جاں نثاری و جانبازی کے عہد کا اعادہ کیا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہوا بیٹھ جاؤ تم میرے بھائی ہو۔ ہجرت کے بعد جب امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین و انصار میں باہم بھائی چارہ کرایا تو کسی کو صدیق اکبرؓ' کسی کو فاروق اعظمؓ' کسی کو عثمان غنیؓ جیسے جلیل القدر صحابہؓ کا بھائی بنایا۔ لیکن جب حضرت علیؓ کی باری آئی تو فرمایا یہ میرا بھائی ہے۔ شب ہجرت کے موقع پر جب قریش رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا چراغ گل کر دینے کے ارادے سے آنحضرتؐ کے مکان کا محاصرہ کر چکے تھے۔ ایسے میں پھولوں کی خوشبو میں بچھے ہوئے بستر بھی زہر میں بجھے ہوئے کانٹوں سے کم نہیں لگتے۔ لیکن تاریخ گواہ ہے کہ بستر رسولؐ پر سرخ رنگ کی چادر اوڑھے حضرت علی المرتضیٰؓ اس قدر پر سکون اور گہری نیند سوئے کہ صبح کو دشمنان رسولؐ نے جھنجھوڑ کر اٹھایا' چونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ تمہیں کوئی نقصان

نہیں پہنچا سکے گا۔ اس لئے حضرت علیؓ کو یقین تھا کہ دشمن کی چمکتی ہوئی تلواریں اور شعلہ برساتی ہوئی نگاہیں میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔

حضرت علیؓ کی اطاعت' شجاعت آپ کی فضیلت کے اہم باب ہیں لیکن وہ فضیلت کی معراج پر اس وقت پہنچے کہ جب ایک روز رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو طلب فرمایا۔ آپ نے پوچھا تمہارے پاس کیا ہے؟ حضرت علیؓ نے فرمایا میرے پاس صرف وہی کچھ ہے جو اللہ اور اس کے رسولؐ کے سپاہی کے پاس ہوتا ہے۔ ایک گھوڑا اور ایک زرہ۔ ارشاد ہوا علیؓ گھوڑا سپاہی کی زینت ہوتا ہے' البتہ زرہ بیچ آؤ تاکہ تمہاری شادی کے جملہ انتظامات ہو سکیں۔ بازار جاتے ہوئے راستے میں حضرت عثمان غنیؓ سے ملاقات ہوئی' استفسار پر بتایا کہ آج خاتون جنت سے میرا نکاح ہے زرہ بیچنے کے لئے بازار جا رہا ہوں۔ ۸۰ درہم میں حضرت عثمانؓ نے وہ زرہ خریدی لیکن یہ کہتے ہوئے رقم کے ساتھ زرہ بھی واپس کر دی کہ میں شیر خدا اور خاتون جنت کی شادی میں حصہ ڈالنا چاہتا ہوں۔ ایک بستر' ایک چارپائی ایک چادر' ایک مشکیزہ اور دو چکیاں اس سامان جہیز کے ساتھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی محبوب اور چہیتی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کا نکاح شیر خدا حضرت علیؓ سے کیا۔

حضرت علیؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس سے بے پناہ محبت تھی۔ اور اس محبت ساتھ ساتھ حضرت علیؓ کے دل میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام تھا اس کا اندازہ حدیبیہ والے اس واقعہ سے لگایا جا سکتا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ اور قریش کے درمیان صلح کا معاہدہ لکھا جا رہا تھا اور ایک مرحلہ ایسا آیا کہ کفار نے کہا کہ محمد الرسول اللہ کی بجائے محمد بن عبداللہ لکھا جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علیؓ رسول اللہ کے الفاظ مٹا دو اور ان کی جگہ محمد بن عبداللہ لکھ دو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا خدا کی قسم میں رسول اللہ کے الفاظ اپنے ہاتھ سے نہیں مٹا سکتا۔ غرضیکہ دل میں اپنے حبیب کی محبت بھی تھی۔ ادب و احترام بھی تھا' آپ کی باتوں پر اعتماد بھی تھا اور دین اسلام کی سربلندی کے لئے نہ تلواروں کی چمک سے ڈرتے تھے نہ تیروں کی بارش سے خوف کھاتے تھے' چنانچہ بدر کے میدان کا جائزہ لیں احد کے پہاڑ کو دیکھیں' خیبر کے قلعوں کا احوال پڑھیں' غزوۂ خندق کا مطالعہ کریں' آپ کو ہر جگہ حضرت علیؓ پیش پیش دکھائی دیں گے۔ حضرت علیؓ کی بہادری اور شجاعت کو دیکھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تلوار "ذوالفقار" ہمیشہ کے لئے انہیں بخش دی۔

حضرت علیؓ کی شخصیت کمالات کا مجموعہ اور اوصاف اخلاق کا سرچشمہ تھی۔ آپؓ احکام شریعت کا سب سے زیادہ فہم رکھنے والے اور سب سے زیادہ صحیح فیصلہ کرنے والے علیؓ ہیں۔

علم و حکمت کے علاوہ حضرت علیؓ کا ایک نمایاں وصف ان کا زہد ان کی دنیا سے بے نیازی اور بے رغبتی تھی۔ مجبوری کی حالت میں تو سب ہی زاہد بن جاتے ہیں۔ لیکن حضرت علیؓ کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے اس وقت دنیا سے بے نیازی اختیار فرمائی جب حکومت کے پورے اختیارات ان کے ہاتھ میں تھے' ایک مرتبہ آپؓ کی خدمت میں فالودہ پیش کیا گیا آپ نے اس فالودہ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تیری خوشبو اچھی ہے رنگ حسین ہے' مزہ بھی لذیذ ہے' مگر میں نہیں چاہتا کہ نفس کو ایسی چیز کا عادی بناؤں جس کا اب تک عادی نہیں ہے۔ بالآخر ۲۱/ رمضان المبارک کو ایک خارجی عبدالرحمٰن ابن ملجم کے ہاتھوں زہر میں بجھی ہوئی تلوار کے وار سے جام شہادت نوش فرمایا۔

چنانچہ فجر کی نماز ادا کرنے حضرت علیؓ گھر سے نکل کر مسجد جا رہے تھے تو قاتل پہلے سے گھات لگا کر بیٹھا تھا' اس نے حضرت علیؓ کے سر کے اگلے حصے پر وار کیا۔ خون سے داڑھی مبارک رنگین ہو گئی' جب قاتل کو پکڑ کر حضرت علیؓ کے سامنے لایا گیا تو آپؓ نے فرمایا! اس کو قید میں رکھو اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر میں زندہ رہا تو سوچ لوں گا کہ کیا کرنا ہے۔ اگر میں مر جاؤں تو جان کا بدلہ ایک ہی جان سے لیا جائے اور اس کا مثلہ وغیرہ نہ کیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنی زبان سے جو آخری الفاظ نکالے وہ یہ آیت تھی جس کا مفہوم یہ ہے کہ "جو کوئی ذرہ بھر نیکی کرے گا اسے دیکھ لے گا اور جس کسی نے ذرہ بھر بدی کی ہو گی اسے بھی دیکھ لے گا۔"

رمضان المبارک کا مہینہ جمعہ کا مبارک دن سحر کا وقت تھا جس وقت بدبخت ابن ملجم نے علم و حکمت کا خون کر دیا۔ حضرت علیؓ نے زندگی تو شان سے گزاری ہی تھی' موت بھی کچھ اس شان سے آئی کہ ہزاروں زندگیاں اس پر نچھاور کی جا سکتی ہیں۔ کتنے لوگ ہیں جن کی زندگی باعث شرم ہوتی ہے اور کیسے خوش نصیب ہیں وہ جن کی موت بھی لائق رشک ہوتی ہے۔

موت کو دیکھئے تو شہادت کی موت ہے' جو ساری اموات کی سردار ہے' مہینہ دیکھئے تو رمضان کا جو سارے مہینوں کا سردار ہے' دن دیکھئے تو جمعہ کا جو تمام دنوں کا سردار' وقت دیکھئے تو سحر کا جو تمام وقتوں کا سردار ہے' عمل دیکھئے تو نماز کی تیاری کا جو تمام اعمال کا سردار ہے' جانے والے پہ نگاہ ڈالیں تو سارے صوفیا' اولیا کا سردار اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

رتبہ شہید ناز کا گر جان جایئے
قربان جانے والے کے قربان جایئے

آخری قسط

مرزا قادیانی کے دجل و فریب کا نمونہ

مولانا عبداللطیف مسعود ڈسکہ

"میں نے براہین کو سالہا سال کے مطالعہ کے بعد لکھا ہے اور اس کو جو کچھ ملا ہے وہ مادر کے شکم ہی سے ملا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ مبدأ ولادت سے ہی ہے۔" (دیکھئے براہین احمدیہ عرض ضروری حالت مجبوری ملحق بہ براہین) خزائن ص ۶۴ ج اول ص ۷۰ ج ۲۲ میں لکھا ہے کہ:

اور کچھ ضروری نہ تھا جو ہم سالہا سال اپنی جان کو محنت شدید میں ڈال کر اور اپنی عمر کا ایک حصہ خرچ کر کے پھر آخر کار ایسا کام کرتے جو محض تحصیل حاصل تھا۔ مگر براہین کا عقیدہ حیات مسیح میں کیوں عیسائیوں کی گڑبڑ کے ہو گئی؟

نیز لکھا کہ۔

نجو رندم زہر ملتے دفترے
بدیدم زہر قوم دانش ورے
ہم از کودکی سوئے این تاختم
دریں شغل خود ایدا ختم
جوانی ہمہ اندریں باختم
دل از غیر ایں کار پر در ختم

(مقدمہ براہین احمدیہ ص ۹۵)

ایک اور جگہ لکھا کہ:

"اب میں بموجب آیۃ کریمہ واما بنعمۃ ربک فحدث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجے میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۶۷ خزائن ص ۷۰ ج ۲۲) نیز لکھا کہ:

معلوم ہوا کہ مرزا کے علوم و کمالات کسبی نہیں بلکہ تمام وہبی ہیں تو جب خدا تعالیٰ نے بقول مرزا اسے ابتداء سے ہی منتخب کر کے اپنی نگرانی میں لے لیا تھا تو پھر اس کے قلم سے غلط بات کیسے نکل سکتی تھی لہذا عقیدہ براہین ہی درست ہو گا۔ مزید کمالات سنئے:

"اور دو فرشتوں سے مراد اس کے لئے دو قسم کے غیبی سہارے ہیں، جن پر ان کی اتمام حجت موقوف ہے۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۸)

"ایک وہبی علم متعلق عقل اور نقل کے ساتھ اتمام حجت جو بغیر کسب اور اکتساب کے اس کو عطا کیا جائے گا۔" (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۸ خزائن ص ۲۱۳ ج ۲۲)

نیز یہ بھی لکھا کہ:

واضح ہو کہ براہین احمدیہ میری تالیف میں سے وہ کتاب ہے جو ۱۸۸۰ء یعنی ۱۲۹۷ھ میں چھپ کر شائع ہوئی تھی...... مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے کچھ خفیف سے غنودگی ہو کر یہ وحی ہوئی" یا احمد بارک اللہ فیک الرحمن علم القرآن...... یعنی جس نے تجھے قرآن سکھایا یعنی اس کے حقیقی معنوں پر تجھے اطلاع دی۔' (براہین احمدیہ ص ۵۱ خزائن ص ۶۶، ۶۵ ج ۲۱) خدا کے سکھانے کے بعد غلطی کیسے رہ سکتی ہے؟

اب فرمائیے مرزا صاحب کو کیا عذر باقی رہ جاتا ہے جبکہ خدا نے اس کو قرآن کے حقیقی معنوں کا علم بھی عطا فرمایا تھا اور وحی کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا تھا تو پھر اب کس منہ سے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں نے براہین میں یہ ویسے ہی عام مسلمانوں کا رسمی عقیدہ لکھ دیا تھا۔ اب یا تو یہی عقیدہ حقیقت ہے کیونکہ خدائی تفہیم کے مطابق اس نے قرآنی آیات کے تحت بطور الہام (مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے) یہ عقیدہ (حیات و نزول مسیح) لکھا تھا مسلمانوں کو محض دھوکہ دینا منظور تھا کہ کوئی میری مخالفت نہ کرے بلکہ اپنی تمنا اور صحیح آرزو دل میں پوشیدہ رکھی جسے بعد میں آہستہ آہستہ الہام کے حیلے بہانے ظاہر کرتا رہا۔

نیز جب تیرا آنا ہی کسر صلیب کے لئے تھا اور عیسائیت کا بڑا ستون حیات مسیح ہی ہے (ضرورۃ الامام ص ۲۵ خزائن ص ۴۹۵ ج ۱۳) تو پھر علت غائی جو تیرے مبعوث ہونے کی تھی اس کے بارہ میں کیوں بارہ سال تک غلطی میں غرق رہا؟ (اعجاز احمدی ص ۷) جبکہ نبی اپنی تعلیم میں اور احکام شرعیہ میں کبھی غلطی نہیں کرتا (تحفہ گولڑویہ ص ۴۹ خزائن ۱۷ ج ۱۷، تتمہ حقیقۃ

الوحی ص ۵ ۱۳ خزائن ص ۳ ے ۵ ج ۲۲ پھر یہ بھی دعویٰ ہے کہ "سو میں وہ حکم ہوں میں روحانی طور پر کسر صلیب کے لئے نیز اختلافات کو دور کرنے کے لئے (یاڈالنے کے لئے ؟ناقل) بھیجا گیا ہوں' الخ' دونوں امروں نے تقاضا کیا کہ میں بھیجا جاؤں۔" (ضرورۃ الامام ص ۲۴'۲۵ خزائن ص ۴۹۵ ج ۱۳) مگر جب کچھ نہ ہو تو حیات تیسری صدی تک ڈال دی (تذکرہ اشتہار دین ص ۹۵) مگر آخری صدی کا مجدد کیسے رہا؟

ہفوات مرزا دوبارہ عقیدہ حقہ الجماعۃ

عقائد باطلہ کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات کا مسئلہ ایک ایسا مسئلہ ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا بنانے کے لئے گویا عیسائی مذہب کا یہی ایک ستون ہے (آئینہ کمالات ص ۴۱)

تو جب عیسائیت کا بنیادی مسئلہ یہی ہے اور تو آیا ہی اس مسئلہ کے لئے ہے تو آتے ہی اسے صاف کرنا تھا یا آکر ۵۲ سال تک انہی کی ہمنوائی کرنا تھی؟ تو عقل کی بات کریں۔ کیا آتے ہی اپنی علت غائی کی گردن پر چھری پھر دی؟ فرمایئے اس سے بڑھ کر کوئی بے ہودہ اور غیر معقول بات ہو سکتی ہے؟ کہ میں نے براہین میں غلط عقیدہ لکھ دیا تھا۔ میں نے مسلمانوں کا رسمی عقیدہ لکھ دیا' خدا تعالیٰ ایسے گھپلہ بازوں سے پناہ دے۔ (آمین)

ناظرین یہ بالکل غلط ہے' فراڈ ہے' فریب ہے' براہین میں اس نے صحیح بات لکھی اب اس کے خلاف جھوٹ بولتا ہے' کیونکہ اس میں یہ درج ہے کہ مسیح تو آویں گے مگر اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ مسیح کی پہلی زندگی (زاہدانہ) کا نمونہ ہے کہ شدت میں ظاہر ہوا۔ (براہین ص ۴۹۸)

یہ تمام اس کی قبیح باتیں ہیں یہ تمام دعویٰ ایک بہانہ تھے

مرزا کی پوزیشن دینی نہیں بلکہ محض تخریب ملت تھی دیکھئے اس نے صاف لکھا ہے کہ :

"بوقت براہین ملہم تھا مامور تھا بلکہ ۷ سال پہلے ہی سے مامور' ماموریت کے تحت یہ کتابیں لکھیں۔" (حقیقۃ الوحی ۱۹۹) اس لئے باقی تمام باتیں محض بکواس ہیں۔ حتی کہ جس کتاب کی روشنی میں اثبات مسیحیت کرتا ہے اس کے صفحہ ۱۹۰ پر بھی اسی براہین والے عقیدہ کی تائید کر رہا ہے۔ وہاں بھی لکھا ہے کہ میں نے وہی بات کہی جو سات آٹھ سال پہلے سے کہہ رہا ہوں کہ میں صرف مثیل مسیح ہوں جو مجھے مسیح موعود کہے گا وہ مفتری اور کذاب ہے۔ دیکھئے اس کتاب میں دعویٰ مسیحیت اور اسی میں اس سے انکار اور نفی۔ عجیب چکر ہے پھر دیکھئے کہتا ہے کہ براہین کے بعد بارہ سال تک جس میں غافل رہا تو ۸۴+۱۲= ۹۶ بنتے ہیں مگر دعویٰ ۱۸۹۸ء میں کرتا ہے یہ آخر اس چکر بازی کی کیا وجہ ہے۔ معلوم ہوا کہ مرزا کو مسائل سے تعلق نہیں محض انگریزی ایجنٹ کے لئے آڑ اور میاں بنا ہوا ہے۔

مرزا کا آخری اور حقیقی اعلان

مرزا جی نے آخری کتاب میں لکھ دیا کہ "مجھے افسوس ہے کہ میں اس کی راہ میں وہ اطاعت اور تقویٰ کا حق بجا نہیں لا سکا جو میری مراد تھی اور اس کے دین کی وہ خدمت نہیں کر سکا جو میری تمنا تھی۔ میں اس درد کو ساتھ لے جاؤں گا کہ جو کچھ مجھے کرنا چاہئے تھا وہ کر نہیں سکا...... جب مجھے اس نقصان حالت کی طرف خیال آتا ہے تو مجھے اقرار کرنا پڑتا ہے کہ میں کیڑا ہوں نہ آدمی اور مردہ ہوں نہ زندہ......" (دیکھئے تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۵۹ خزائن ص ۴۹۳ ج ۲۲)

یعنی مرزا نے تصدیق کر دی۔

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار
(خزائن ص ۱۲۷ ج ۲۱)

مرزا جی کی یہ آخری تحریرات میں اعتراف و اعلان ہے کہ بس بالکل ناکامی کا دردناک داغ لے کر دنیا سے جا رہا ہوں۔ دنیا میں بڑے بڑے کام کے لوگ آئے لیکن مرزا جیسا رنگین مزاج نسان کوئی نہیں آیا۔ جس نے اتنے بلند دعوؤں کے باوجود اتنا ڈاؤن اور گھٹیا اعلان مجبوراً کیا ہو۔ یہ تو اس کے گرو جناب ابلیس کو بھی جرأت نہ ہو اس پر ہم مرزا جی کو داد تحسین پیش کرتے ہیں کہ انہوں نے آخر میں اپنے تمام دعوؤں سے دستبردار ہو کر اپنی اصلیت کا اقرار کر لیا اور ڈنکے کی چوٹ کہا کہ:-

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

لہٰذا قادیانیوں کو مندرجہ بالا اقرار پر غور کر کے انسانیت کے راستے پر آ جانا چاہئے کیونکہ ان کے گرو نے صحیح اعلان کر دیا۔ اب ان

باقی صہ ۲۵ پر

سید ریحان زیب کوئٹہ

روزہ کے فوائد

روزہ خدا کے نزدیک :

''روزے میرے لئے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔''

روزہ مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک :

''روزہ جہنم سے بچاؤ کے لئے ایک عظیم ڈھال ہے۔''

روزہ کے فوائد :

روزہ ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اسلام کی بنیاد جن پانچ ارکان پر ہے ان میں سے ایک روزہ بھی ہے۔ میں روزہ کے نوے فوائد قارئین کرام کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جن میں سے چالیس دینی' چالیس دنیاوی اور دس آخرت کے ہیں :

۴۰ دینی فائدے :

(۱) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔
(۲) اللہ تعالیٰ کا فرض ادا ہوتا ہے۔
(۳) روزہ معرفت الٰہی اور روحانیت پیدا کرتا ہے۔
(۴) روزے میں نیکی کئی درجے بڑھ جاتی ہے۔
(۵) پرہیزگاری اور تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔
(۶) جذبہ جہاد تقویت پاتا ہے۔
(۷) قرآن خوانی کی برکت نصیب ہوتی ہے۔
(۸) گناہ دھل جاتے ہیں عمل بڑھ جاتے ہیں۔
(۹) خدا کے ساتھ خاص تعلق پیدا ہوتا ہے۔
(۱۰) ملائکہ سے مشابہت پیدا ہوتی ہے۔
(۱۱) اعتکاف کی برکت حاصل ہوتی ہے۔
(۱۲) نفلی عبادت سے فرض کا ثواب ملتا ہے۔
(۱۳) فرض نماز کا ثواب ۷۰ درجے بڑھ جاتا ہے۔
(۱۴) مہمان الٰہی کی خاطر مدارت ہوتی ہے۔
(۱۵) روح بیدار ہوتی ہے نور آتا ہے۔
(۱۶) دل کی کثافت دور ہوتی ہے۔
(۱۷) روزہ گناہ کی ڈھال ہے۔
(۱۸) شیطان کا حملہ ٹوٹ جاتا ہے۔
(۱۹) توبہ سے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔
(۲۰) نماز اور خیرات کی عادت پڑتی ہے۔
(۲۱) اللہ کی رحمت سے خاص حصہ ملتا ہے۔
(۲۲) روزہ دار اللہ کو اپناتا ہے اور اسی کا ہی بن جاتا ہے۔
(۲۳) روزہ انسان کو متقی بناتا ہے۔
(۲۴) روزہ رحمت' بخشش اور نجات کا ذریعہ ہے۔
(۲۵) نفس کا تزکیہ ہوتا ہے۔
(۲۶) دعا قبول ہونے کا سیزن ہے۔
(۲۷) بخشش کا سیزن ہے۔
(۲۸) روزہ ایک خالص اور بے ریا عبادت ہے۔
(۲۹) حیات ابدی ملتی ہے۔
(۳۰) روحانیت بڑھتی ہے۔
(۳۱) قلبی طمانیت ملتی ہے۔
(۳۲) آنکھ' کان' ناک' زبان گناہ سے بچ جاتے ہیں۔
(۳۳) احتساب کرنا آتا ہے۔
(۳۴) انفرادی عبادت کا زیادہ موقع ملتا ہے۔
(۳۵) لیلۃ القدر جیسی عظیم نعمت ہوتی ہے۔
(۳۶) اجتماعی عبادت سے لذت آتی ہے۔
(۳۷) عید الفطر کی صورت میں مسرت نصیب ہوتی ہے۔
(۳۸) تراویح کا ثواب ملتا ہے۔
(۳۹) قیام اور طعام کی برکت نصیب ہوتی ہے۔
(۴۰) بال بچوں پر خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے۔

۴۰ دنیاوی فائدے :

(۱) صبر و شکر نصیب ہوتا ہے۔
(۲) مادی قوت کمزور ہوتی ہے۔
(۳) مصائب برداشت کرنے کی عادت پڑتی ہے۔
(۴) صبر اور ضبط کی عادت پڑتی ہے۔
(۵) روحانیت بڑھتی ہے کثافت گھٹتی ہے۔
(۶) دوسروں سے بھلائی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔
(۷) حسن عمل اور ضبط نفس کا ذریعہ ہے۔
(۸) صبح سویرے اٹھنے کی عادت پڑتی ہے۔
(۹) وقت پر کھانے سے بسیار خوری ختم ہوتی ہے۔

(۱۰) معدے کو تقویت پہنچتی ہے۔
(۱۱) موٹاپا ختم ہوتا ہے۔
(۱۲) خون کا دباؤ درست ہو جاتا ہے۔
(۱۳) ہم آہنگی اور مساوات پیدا ہوتی ہے۔
(۱۴) بھوک بڑھتی ہے بیماری گھٹتی ہے۔
(۱۵) روزہ سے ایک عظیم ورزش میسر آتی ہے۔
(۱۶) محنت اور عمل کے لئے زیادہ وقت ملتا ہے۔
(۱۷) اعتماد اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔
(۱۸) رزق میں برکت اور خرچ میں بچت ہے۔
(۱۹) جفاکشی کی عادت پڑتی ہے۔
(۲۰) سستی دور ہوتی ہے چستی آتی ہے۔
(۲۱) اندرونی اعضا مضبوط ہوتے ہیں۔
(۲۲) دل مضبوط ہوتا ہے۔
(۲۳) گناہ کا بازار بند ہوتا ہے۔
(۲۴) نیکی کا ماحول پیدا ہوتا ہے۔
(۲۵) سنگدلی ختم ہوتی ہے نرم مزاجی آتی ہے۔
(۲۶) مساجد کی رونق بحال ہوتی ہے۔
(۲۷) جماعتی نظام قائم ہو جاتا ہے۔
(۲۸) بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے۔
(۲۹) برائی سے نفرت نیکی سے محبت ہوتی ہے۔
(۳۰) طبیعت مرنجا مرنج بن جاتی ہے۔
(۳۱) صبح کی بیداری سے جوش عمل بڑھ جاتا ہے۔
(۳۲) کاروبار میں فکر پیدا ہوتی ہے۔
(۳۳) مجاہدانہ جذبہ بیدار ہوتا ہے۔
(۳۴) حسن سلوک کی نعمت میسر آتی ہے۔
(۳۵) ظاہر و باطن پاک رہتا ہے۔
(۳۶) بلغمی امراض کے علاج کے لئے روزہ بے حد مفید ہے۔
(۳۷) جسم سے زہریلا مادہ خارج ہوتا ہے۔
(۳۸) موذی ترین بیماریوں سے شفا ملتی ہے۔
(۳۹) خواہشات پر قابو پایا جاتا ہے۔
(۴۰) افطاری کے وقت خوشی حاصل ہوتی ہے۔

دس آخرت کے فائدے:

(۱) خدا کا جلوہ نصیب ہوگا۔
(۲) روزہ دوزخ کی آگ کی ڈھال بنے گا۔
(۳) روزہ بخشش کا سبب ہوگا بہشت کا ضامن ہوگا۔
(۴) جنت کے دروازہ ریان سے داخلہ ملے گا۔
(۵) بروز قیامت روزہ شفاعت کرے گا۔
(۶) روزہ دار کو عرش کے نیچے کھانا ملے گا۔
(۷) حساب قبر سے نجات ملے گی۔
(۸) روزہ دار اللہ کی خاص جزا کا مستحق ہوگا۔
(۹) قیامت کے دن روزے سے شفیق کوئی چیز نہ ہوگی۔
(۱۰) روزہ عالم مثال میں مجسم بن کر شفاعت کرے گا۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

محترم سب سے پیمبر ہیں رسول عربیؐ
سایہ رحمٰن کا جہاں پر ہیں رسول عربی
یہ ہوائیں یہ فضائیں یہ فلک اور زمیں
آپؐ کے دم سے مسخر ہیں رسول عربی
ظلمتیں جس سے گریزاں ہیں اندھیرے خائف
آپ وہ مہر منور ہیں رسول عربیؐ
صرف کشمیر و فلسطین میں نہیں ظلم و ستم
ہر طرف آج یہ منظر ہے رسول عربیؐ
امن عالم کی ضمانت ہے وہی اک تعلیم
لے کے اترے جو زمیں پر ہیں رسول عربیؐ
جس طرف سے بھی گزرتے تھے مدینے میں آپؐ
اب بھی گلیاں وہ معطر ہیں رسول عربیؐ
اب زمانے کے مصائب کی مبارک کیا فکر
سایہ فگن میرے سر پر ہیں رسول عربیؐ

ڈاکٹر مبارک بقاپوری، کراچی

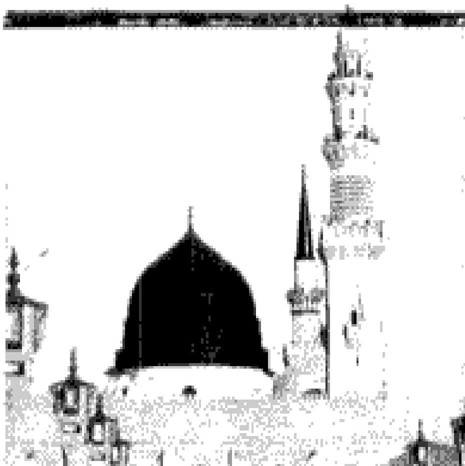

بقیہ: دجال و فریب

کے پاس کوئی معمولی سا عذر یا بہانہ باقی نہیں۔ ہم صدق دل سے قادیانیوں کو دعوت حق پیش کرتے ہیں کہ وہ اپنے خیالات پر نظر ثانی کریں اور تمام مسلمانوں کو بھی کہ تمام امت مسلمہ بھی کسی دنیوی لالچ یا دھوکے میں آکر عاقبت تباہ نہ کریں۔ کسی ویزا یا ملازمت وغیرہ کے لالچ میں آکر اپنے متاع ایمان کو برباد نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان کو محفوظ فرمائے۔ (آمین)

نذرانۂ بےنظیر

بحضور امیر شریعت مولانا سید
عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ

حق کے منظور نظر تھے شاہ جیؒ

نکتہ داں تھے دیدہ ور تھے شاہ جیؒ
دنیا بھر میں نامور تھے شاہ جیؒ
کرتے تھے تقریر بے حد بےنظیر
کامل فن با ہنر تھے شاہ جیؒ
جاں بحق رہتے تھے باطل کے خلاف
حق کے منظور نظر تھے شاہ جیؒ
عقل میں رکھتے نہیں تھے وہ مثال
علم میں یکتا گہر تھے شاہ جیؒ
بارش رحمت تھیں ان کی شفقتیں
پیاسوں کو تو ابر تر تھے شاہ جیؒ
کرتا ہی کب تھا مخالف سامنا
بے خطر بے حد نڈر تھے شاہ جیؒ
دنیا بھر میں نامور تھے شاہ جیؒ
دیکھتے تھے منہ کھڑے فصحائے وقت
پھول کرتے تھے نچھاور شاہ جیؒ
آپ ہی کے ذکر سے ہے تر زباں
آپ کا ہے نام ازبر شاہ جیؒ
مانتا ہے آپ کو سارا جہاں
آپ کا شہرہ ہے گھر گھر شاہ جیؒ
برتری میں آپ ہیں اپنی مثال
آپ ہیں بہتر سے بہتر شاہ جیؒ
فخر سے رہتا ہے میرا سر بلند
آپ کا سایہ ہے سر پر شاہ جیؒ
آرزوئے دید تھی مجھ کو بہت
آگیا ہوں میں جو در پر شاہ جیؒ
میں گلے ملتا پھر ان سے بےنظیر
مل ہی جاتے مجھ کو گھر پر شاہ جیؒ

حق نواز خلیل اچھڑیاں مانسہرہ

منبع قرآن

رشد و ایمان و ہدایت کا بیاں ہے قرآن
از زمیں تا بفلک نور افشاں ہے قرآن

نور دل نور نظر نور ہدایت قرآن
راہبر و رہنما رشد نشاں ہے قرآن

قول حق روح محمدؐ پہ امیں لایا ہے
معجزہ ناطق و منقول عیاں ہے قرآن

لفظ ہیں نور بیاں رشد و ہدایت ایسے
خالق ارض و سما کا یہ بیاں ہے قرآن

بخت انساں نے ہدایت کا اجالا پایا
اے خوشا نغمہ تبشیر جناں ہے قرآن

رحمتوں کی ہوئی تکمیل جہاں پر اس کی
صاحب وحی محمدؐ کا نشاں ہے قرآن

اے خدا روح محمدؐ پہ ہو درود و سلام
رحمتیں تیری اترتی ہیں جہاں ہے قرآن

اندرون از طعام خالی دار تا بینی
نورِ معرفت
روحِ رمضان یہ ہے کہ روزہ دار اپنے اندرون (شکم) کو خالی رکھتے تاکہ فکر و نظر اور قلب و ضمیر اللہ تعالیٰ کی پہچان کے نور سے منوّر رہیں۔ تکثیرِ عبادت کے لیے تقلیلِ غذا ضروری ہے۔ اس سے روحانی صحت حاصل ہوتی ہے اور جسمانی صحت بھی۔ بلندیٔ فکر یہ ہے کہ ماہِ برکات و مقدس میں حقوق اللہ اور حقوق العباد پر توجہ رہے۔ اپنی ذات کی نفی سے خدمت کا اعلا مرتبہ و مقام حاصل ہو جاتا ہے اور پھر درجاتِ انسانی معراج پاتے ہیں۔
مدینۃ الحکمہ کے باغ ہمدرد میں کاشت کردہ نباتات سے تیار شدہ "تن سکھ" صحت اور توانائی کا ایک لطیف ذریعہ ہے۔
افطار: پانچ چھوٹے چمچے برابر تن سکھ پانی میں ملا کر افطار کیجیے۔ خوش ذائقہ اور لطیف تن سکھ ایک بہترین افطاری ہے۔
سحر: پانچ چھوٹے چمچے برابر تن سکھ دودھ یا پانی میں ملا کر نوشِ جاں کیجیے۔
تن سکھ
توانائی کا ایک لطیف ذریعہ
ہمدرد
Tunsukh
ہمدرد نے عالمی مشروب روح افزا اور تن سکھ بنایا
حق تعالیٰ جل شانہٗ پاکستان کو مستحکم و دائم فرمائیں۔ عظمتیں اور رفعتیں عطا فرمائیں۔
آپ کا ہمدرد — ملک و ملت کا ہمدرد — پاکستان کا ہمدرد

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486، فیکس: 542277

نوٹ: رقوم دیتے وقت مدکی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

کراچی کے احباب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی میں رقوم جمع کرا سکتے ہیں

فون: 7780337 فیکس: 7780340

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کرسکتے ہیں